بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54　شمارہ 36

ہفت روزہ

بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

یکم شعبان 1426 ہجری 6 تبوک 1384 ہش 6 ستمبر 2005ء

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR 4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 2 ستمبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور پر نور نے ہمبرگ جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور خلافت سے مضبوطی سے وابستہ رہنے اور آپسی پیار ومحبت کو قائم رکھنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت وتندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

دیکھو یہ زمانہ بے وقت موتوں کا زمانہ آگیا ہے۔ ایسے وقتوں میں خدا تعالیٰ بچالیتا ہے ان لوگوں کو جو ان مصائب اور عذابوں کے نازل ہونے سے پہلے اپنے آپ کی اصلاح کرتے اور دوسروں سے عبرت پکڑتے ہیں

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

"دنیا کے دن تو کسی نہ کسی طرح گزر ہی جاتے ہیں۔ شب تنور گذشت وشب سمور گذشت۔ غرباء اور مساکین بھی جن کو کھانے کو ایک وقت ملتا ہے اور دوسرے وقت نہیں ملتا اور آرام کے مکان بھی نہیں ہوتے ان کی بھی گزر ہی جاتی ہے اور امراء اور پلاؤ، زردے کھانے والے اور عمدہ مکانوں اور بالا خانوں میں رہنے والے بھی اپنے دن پورے کر ہی رہے ہیں۔ کسی کا دکھ درد سے اور کسی کا عیش میں گزارہ ہوتا ہے۔ مگر عاقبت کا دکھ جھیلنا بہت مشکل ہے اور وہ عذاب اور اس کے دکھ درد نا قابل برداشت ہوں گے۔ لہٰذا دانا وہی ہے کہ جو اس ہمیشہ رہنے والے جہان کی فکر میں لگ جاوے۔

سوتم نمازوں کو سنوارو اور خدا تعالیٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب کرو۔ اس کے نواہی سے بچے رہو۔ اس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو۔ دعا کا سلسلہ ہر وقت جاری رکھو۔ اپنی نماز میں جہاں جہاں رکوع، سجود میں دعا کا موقعہ ہے دعا کرو اور غفلت کی نماز کو ترک کر دو۔ رسمی نماز کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔ نماز وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے سلام پھیرنے کے وقت تک پورے، خشوع خضوع اور حضور قلب سے ادا کی جاوے اور عاجزی اور فروتنی اور انکساری اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح سے ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہی تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبت اور خوف سے بھری ہوئی نماز ادا کرو۔

دیکھو یہ زمانہ بے وقت موتوں کا زمانہ آگیا ہے۔ بھلا پہلے کبھی تم نے اپنے باپ دادا سے بھی سنا ہے کہ اس طرح اچانک موت کا سلسلہ کبھی جاری ہوا ہو۔ رات کو اچھا بھلا کام کاج کرتا اور چلتا پھرتا آدمی سوتا ہے اور صبح کو ایسی نیند میں سویا ہوا ہوتا ہے کہ جس سے جاگنا ہی نہیں۔ اب جس گھر میں یہ موت آئی گھر کا گھر اور گاؤں کا گاؤں اس نے خالی کر دئے۔ ابھی انجام کی خبر نہیں کیا کیا دن آنے ہیں۔ ایک نادان اپنی نادانی کی وجہ سے جب طاعون چند دن کیلئے رک جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کسی مصلحت سے اسے بند کرتا ہے وہ کہتا ہے بس اب گئی۔ اب نہیں آئے گی او میاں! ایسا ہمیشہ ہی ہوا کرتا ہے کہ بیماریاں آتی ہیں چار دن رہ کر چلی جاتی

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

کوئی رشتہ، کوئی تعلق، نظام جماعت اور نظام خلافت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہیں آنا چاہئے

ہمیشہ اللہ کا فضل مانگتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو زمانے کے امام کی جماعت سے چمٹائے رکھیں کہ اسی میں ہماری بقا اور بھلائی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲/ ستمبر ۲۰۰۵ء بمقام مسجد بیت الرشید ہمبرگ جرمنی

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گزشتہ اتوار کو جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔ اور تین دن ہر مخلص احمدی کو اپنے اندر رحمتیں اور برکتیں لئے محسوس ہوئے۔ ان برکتوں سے نہ صرف براہ راست اس جلسہ میں شامل ہونے والوں نے حصہ لیا بلکہ دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہیں ہر مخلص احمدی نے ایم ٹی اے کے ذریعہ ان فضلوں کے نظارے دیکھے۔ جنکا اظہار مختلف جگہوں سے خطوں اور فیکسوں کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ فرمایا پس یہ جو تبدیلی اس ماحول کی وجہ سے اکثریت نے ان دنوں میں اپنے اندر محسوس کی اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے، خدا کے فضلوں کو کھینچنے اور انکو جلسہ پر نازل ہوتا دیکھنے کے لئے جو ہر ایک کو نظر آرہے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دعائیں تھیں جو آج سے سو سال سے زائد عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ پر آنے والے شاملین کے لئے کیں وہ قادیان کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی گئی دعائیں آج دنیائے احمدیت کے ہر ملک میں جہاں جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہوتے ہیں ہم ان دعاؤں

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک احمقانہ قدم

(۴) آخری

گزشتہ چند اقساط سے ہم پاکستان کے ایک فوجی ڈکٹیٹر جنرل ضیاء الحق کے اس آرڈیننس کا تذکرہ کررہے ہیں جس کے ذریعہ احمدیوں کو نہ صرف اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روکنے کیلئے قانون سازی کی گئی ہے بلکہ انہیں تبلیغ سے بھی روکنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جب ایسی احمقانہ قانون سازی کردی گئی تو ہم نے خود دیکھا ہے کہ پاکستان کے تمام احمدی اخبارات ورسائل نے ٹائیٹل پیج کی پیشانی پر یہ جملہ لکھنا شروع کردیا تھا کہ ''احمدی احباب کی تربیت کیلئے'' اُس کا مقصد یہ تھا کہ اس اخبار یا رسالہ میں ہم جو کچھ لکھ رہے ہیں یا جن اصطلاحات کا استعمال کر رہے ہیں وہ سرکاری مسلمانوں کیلئے نہیں ہیں اور نہ ہم اس کے ذریعہ انہیں تبلیغ کررہے ہیں بلکہ یہ صرف اور صرف ان احمدی مسلمانوں کیلئے ہے جنہوں نے کسی حکومت کی خاطر نہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

اس سب کے باوجود پاکستان کے موجودہ فوجی سربراہ کے دور میں پھر اس آرڈیننس کا استعمال کرتے ہوئے آج احمدی اخبارات ورسائل کو بند کردیا گیا ہے۔ آج کی اس گفتگو میں ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ کیا قرآن مجید کی روشنی میں کسی اسلامی سربراہ یا حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ غیر مسلموں کو ان کی تبلیغ سے روک دے۔ حقیقت یہ ہے کہ اپنے مذہب کو پھیلانا اور اس کی تبلیغ کرنا چاہے وہ دوسرے کے نزدیک غلط ہی کیوں نہ ہو ہر اہل مذہب کا بنیادی حق ہے جس حق کو کوئی اُن سے چھین نہیں سکتا آج کی مہذب دنیا نے بھی اسے انسانی حقوق میں شامل کرکے اس کی اجازت دی ہے اور قرآن مجید نے تو آج سے چودہ سو سال قبل انسان کے اس بنیادی حق کو تسلیم کیا ہے بلکہ اسلام مخالف طاقتوں کو بھی کھلی اجازت دی ہے کہ وہ جس طرح چاہیں اپنے مذہب کی اشاعت کریں اس پر عمل کریں اصل فیصلہ تو قیامت کے روز ہوگا۔

قرآن مجید کا ابتدائی مطالعہ کرنے والے طالب علم بھی جانتے ہیں کہ جس وقت مذہب کی بنیاد رکھی گئی تو ابلیس خدا کے مامور کے مقابل پر آیا اور اس نے نہ صرف یہ کہ اس کی اطاعت کرنے اور اس کو ماننے سے انکار کردیا بلکہ نہایت دھڑلے اور ڈھٹائی سے کہا کہ وہ ہمیشہ خدا کے مبعوث کردہ سلسلہ ہدایت کے مخالف تبلیغ کرے گا اور اپنے عمل سے بھی جہاں تک ممکن ہو اس تبلیغ کو روکنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اُسے فرمایا کہ وہ قیامت تک اُس کو ایسا کرنے کی ڈھیل دے گا اور یہ بھی فرمایا کہ تو جتنی چاہے کوشش کرلے میرے نیک بندوں پر تیری تبلیغ کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اس تمام واقعہ کو ہم ذیل میں قرآن مجید کے حوالے سے درج کرتے ہیں۔

قرآن مجید سورۃ الاعراف رکوع ۹ میں اس کا تفصیلی ذکر موجود ہے اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ اسے سجدہ کریں چنانچہ سوائے ابلیس کے تمام فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا اور ابلیس نے اس طرح حکم خداوندی کی نافرمانی کی۔ نہ صرف نافرمانی کی بلکہ خود کو آدم سے برتر کہتے ہوئے خدا سے اس امر کی مہلت مانگی کہ وہ اُسے اپنے عقائد کی تبلیغ کرنے اور خدائی راستے میں رُکاوٹیں ڈالنے کی اجازت دے۔ اس کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے ابلیس چونکہ تو دنیا میں فساد پیدا کرے گا اس لئے میں تجھے ہرگز تیرے مشن کی تبلیغ کرنے اور میرے راستے میں رُکاوٹیں ڈالنے کی اجازت نہیں دوں گا بلکہ فرمایا

اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْن

اے ابلیس تو مہلت دئے جانے والوں میں سے ہے۔ پس صاف ظاہر ہوا کہ الٰہی مشن کے مقابلہ پر اُٹھنے والی ابلیسی وطاغوتی طاقتوں کو خدا کی طرف سے پوری طرح ڈھیل دی جاتی ہے۔ چنانچہ اس ڈھیل کا فائدہ اُٹھا کر ابلیس نے مزید کہا

فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَھُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّھُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ وَ مِنْ خَلْفِھِمْ وَعَنْ اَیْمَانِھِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِھِمْ وَلَا تَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شٰکِرِیْن

بوجہ اس کے کہ تو نے مجھے گمراہ ٹھہرایا ہے میں یقیناً ان کی تاک میں تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا پھر میں ضرور اُن تک اُن کے سامنے سے بھی اور ان کے بائیں سے بھی آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گذار نہیں پائے گا۔

پس دیکھیں کہ کس قدر بے خوفی اور ڈھٹائی سے شیطان نے کہا کہ نہ صرف وہ اپنے مشن کی تبلیغ کرے گا بلکہ اپنے مشن کی کامیابی کی خاطر فساد پر بھی اُتارو ہوجائے گا اور ہر طرف سے اور ہر طرح کوشش کرکے یہ چاہے گا کہ لوگ خدا کے شکر گذار بندے نہ بنیں۔ اب دیکھئے کہ فساد برپا کرنے کیلئے اللہ نے کس طرح ابلیس اور طاغوتی طاقتوں کو ڈھیل دی۔

اب پاکستان کی حکومت اور وہاں کے آرڈی ننس جاری کرنے والے حکام واضح کریں کہ اگر ان کے خیال میں احمدی ابلیسی طاقت ہیں احمدیوں کا مشن طاغوتی ہے تو کیا قرآن مجید کی روشنی میں ان کو اجازت ہے کہ وہ احمدیوں کو اپنی ابلیسی (نعوذ باللہ) تبلیغ سے روکیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ خود کو خدا سے بھی بڑھ کر سمجھتے ہیں جس نے ابلیس کو اپنے مشن کی تبلیغ کرنے اور ہر طرف سے صراط المستقیم کے راستہ میں رُکاوٹیں ڈالنے کی ڈھیل دی ہے۔

اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو پاکستانی حکومت اور وہاں کے سرکاری مسلمانوں کا دراصل اپنا عمل ہی ابلیسی عمل ہے کیونکہ یہ وہ ہیں جو دوسروں کو تبلیغ سے روکتے ہیں اور وہی ہیں جو فساد کرنے کے مختلف ذرائع تلاش کرتے اور معصوم احمدیوں پر ان کو طرح طرح سے استعمال کرتے ہیں۔ اب خود ہی اندازہ لگائیں کہ قرآن مجید کی روشنی میں پاکستانی حکمرانوں کے اس آرڈی ننس کی کیا حقیقت ہے جس میں انہوں نے اسلامی اصطلاحات کو اپنی ملکیت قرار دے کر احمدیوں کو اپنے مشن کی تبلیغ سے روکا ہے۔ لیکن یاد رکھئے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو صاف فرمادیا ہے کہ

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْن (الحجر:۴۳)

کہ اے ابلیس جو میرے بندے ہیں ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا سوائے گمراہوں میں سے جو از خود تیری پیروی کریں گے۔

اس آیت کی روشنی میں بھی دیکھ لیجئے کہ پاکستان کی فساد پھیلانے والی ابلیسی طاقتوں نے کس کس طرح کئی سالوں سے احمدیوں پر عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے۔ لیکن سچے احمدیوں پر کوئی غلبہ حاصل نہ کرسکے آج بھی احمدی ظلم وستم برداشت کرتے ہوئے پاکستان میں اعلائے کلمہ اسلام بلند کرنے میں مصروف ہیں۔

پس پاکستان کی ابلیسی طاقتوں کو اور خاص طور پر وہاں کی موجودہ حکومت کو اپنا جائزہ لینا چاہئے ایک مامور من اللہ کی معصوم جماعت کو عرصہ سے ستا کر وہ خدا کے غیض وغضب کے نشانہ کے نیچے آچکے ہیں آخر کب اس قوم کو عقل آئے گی۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ عذاب کے آخری کنارہ پر پہنچیں گے یا کہ پہلے ہی ہوش کریں گے لیکن جو طریق ان لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ انہیں تیزی سے ذلت کے عذاب کے گڑھے کی طرف دھکیل رہا ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا یٰٓا اُولِی الْاَبْصَار

(منیر احمد خادم)

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی سترھویں مجلس مشاورت

اور جملہ امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں ضروری گذارش

جیسا کہ اخبار بدر کے متواتر اعلان سے احباب کو علم ہو چکا ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی سترھویں مجلس مشاورت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ قادیان کے معا بعد 29 دسمبر کو منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ امراء کرام وصدر صاحبان جماعت سے گذارش ہے کہ:-

ا۔ اس مجلس شوریٰ میں شرکت کرنے والے نمائندگان کے نام 15 ر اکتوبر 2005 تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو۔ محض امیر رصدر کی نامزدگی پر کسی کو نمائندہ بنایا جانا درست نہیں۔

نمائندہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ (الف) مخلص اور صائب الرائے ہو۔ (ب) جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔ (ج) شعار اسلامی کا پابند یعنی داڑھی رکھتا ہو۔ (استثنائی حالت میں وجوہات لکھ کر منظوری حاصل کرنی ہوگی۔) (د) طالب علم نہ ہو۔ (ر) لازمی چندہ جات کا بقایا دار نہ ہو۔

جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

50 چندہ دینے والے افراد کی تعداد تک 2 نمائندے۔ 51 سے 100 چندہ دہندگان ہوں تو 3 نمائندے۔

101 سے 200 چندہ دینے والے افراد کی تعداد تک 4 نمائندے۔ 201 سے 500 چندہ دہندگان ہوں تو 6 نمائندے۔

501 سے 1000 چندہ دینے والے افراد کی تعداد تک 8 نمائندے 1000 سے زائد چندہ دہندگان ہوں تو 12 نمائندے۔

نوٹ:- امراء وصدر صاحبان اس تعداد میں شامل ہیں۔ یعنی اگر کوئی جماعت چار نمائندے بھجوا سکتی ہو اور امیر رصدر خود شرکت کررہے ہوں تو انکے علاوہ تین نمائندوں کا انتخاب کروایا جائے۔

(2) جماعتیں اگر کوئی تجویز مجلس شوریٰ میں غور کرنے کے لئے بھجوانا چاہیں تو باقاعدہ مجلس عاملہ اور جماعت میں پیش کرنے کے بعد بھجوائی جائیں۔ انفرادی تجویز کو ایجنڈا میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔ احباب یاد رکھیں کہ انتظامی نوعیت کی تجاویز پر شوریٰ غور نہیں کرتی۔ ایسی تجاویز ہونی چاہئیں جو اہم تربیتی وتبلیغی امور کے بارہ میں ملکی سطح پر اثر انداز ہونے والی ہوں۔

عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ وہ ایسی تجاویز 15 ر اکتوبر 2005 سے پہلے پہلے سیکرٹری شوریٰ کو بھجوا دیں۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ میں انکا جائزہ لینے کے بعد حضور انور سے رہنمائی اور منظوری حاصل کرکے شوریٰ کا ایجنڈا مرتب کیا جاتا ہے۔

نوٹ: تمام جماعتوں میں یہ سرکلر بذریعہ ڈاک بھوایا جاچکا ہے۔

(محمد انعام غوری سیکرٹری مجلس مشاورت بھارت قادیان)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

خطبہ جمعہ

یہ دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے کے خاص دن ہیں۔ ان دنوں میں دعائیں کریں اور خوب دعائیں کریں۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں مہمانوں کے لئے خاص طور پر نہایت اہم اور تاکیدی ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 29 رجولائی 2005ء بمطابق 29 روفا 1384 ہجری شمسی بمقام رشمور ایرینا (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج شام کو انشاء اللہ تعالیٰ باقاعدہ جلسہ کے افتتاح کے ساتھ جماعت احمدیہ U.K. کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ لیکن جلسے کی رونق، اس کے کام، مہمانوں کی آمد اور گہما گہمی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ کئی دنوں سے شروع ہے۔ اسی طرح جلسے کی تیاریاں بھی ہو رہی تھیں، اس نئے علاقے میں کافی کام تھا اور یہاں مقامی جماعت کی کافی گہما گہمی تھی۔

گزشتہ خطبے میں اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں مَیں نے میزبانوں کو، مہمان نوازی کرنے والوں کو، مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کو، مہمان نوازی کی طرف توجہ دلائی تھی۔ آج کے خطبے میں مَیں مہمانوں کو بعض باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ مہمانوں کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں جن کو اگر مہمان اچھی طرح ادا کریں تو معاشرے میں مزید نکھار پیدا ہوتا ہے، آپس کے تعلقات مزید نکھرتے ہیں۔ پس جہاں مومن کو یہ حکم ہے کہ مہمان کا خیال رکھو، اُس کو اُس کا حق دو، وہاں مہمانوں کو بھی ہدایات دی گئی ہیں کہ تم نے اپنے مہمان ہونے کے حقوق کس طرح استعمال کرنے ہیں اور فرائض کس طرح ادا کرنے ہیں۔ تم نے مہمان بن کر گھر میں کس طرح جانا ہے، کب جانا ہے اور مقصد پورا کرنے کے بعد، کام پورا ہو جائے تو پھر واپس آ جانا ہے۔ گھر والوں کے لئے تنگی کے سامان نہیں کرنے۔ اگر مہمان ان باتوں کو مدنظر رکھیں تو معاشرے کے ہر طبقے میں، مختلف حالات میں جو تعلقات ہیں ان کی وجہ سے جو بے چینیاں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں وہ ختم ہو جائیں۔ عموماً معاشرے میں، خاص طور پر ہمارے ملکوں میں یہ ہوتا ہے کہ اچانک بہت سے مہمان آ گئے۔ گھر والے پریشان ہیں کہ کیا کریں۔ بعض دفعہ ایسے حالات نہیں ہوتے کہ ان کی اچھی طرح خدمت کر سکیں اس لئے فرمایا کہ ﴿لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَأْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى أَهْلِهَا﴾ (النور:28) کہ اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو یہاں تک کہ تم اجازت لے لو، ان کے رہنے والوں پر سلام بھیجو۔ اجازت کے جو طریقے سکھائے گئے ہیں یہ گھر پہنچ کر ہی نہیں بلکہ آج کل کے زمانے میں تو دور بیٹھ کر بھی اجازت لی جا سکتی ہے۔ جب اجازت مل جائے، گھر والے بھی تیار ہوں ان کو پتہ ہو کہ ہمارے مہمان فلاں تاریخ کو آ رہے ہیں تو ٹھیک ہے پھر اس گھر میں جائیں۔ یہاں جلسے پر جو مہمان آتے ہیں دوسرے ملکوں سے، ان کو تو خیر باہر سے آنا ہوتا ہے، جہاز پر آنا ہوتا ہے اطلاع بھی ہوتی ہے تا کہ کوئی ریسیو (Recieve) کرنے والا بھی مل جائے اور پھر سواری بھی میسر آ جائے اور رہائش گاہوں میں یا گھروں میں لایا بھی جا سکے۔ لیکن چونکہ مہمان نوازی کا عموماً ذکر ہو رہا ہے اس لئے مَیں یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ عام طور پر ہمارے ملکوں میں جو نفسیات ہے، ہمارے ملکوں میں لوگوں کو یہ عادت ہے کہ اچانک کسی کے گھر پہنچ جاتے ہیں۔ پاکستان میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ اور یہ عادت چونکہ اب مہمانوں اور میزبانوں دونوں کا مزاج بن چکا ہے اس لئے عموماً دونوں فریق زیادہ محسوس نہیں کرتے۔ اس صورت میں اگر کھانے وغیرہ میں دیر ہو جائے تو بعض اوقات بعض مہمان شکوہ کرتے ہیں کہ دیکھو دوپہر کا کھانا ہمیں شام کو جا کر دیا۔ گو کہ پاکستان میں ہمارے دیہاتوں میں یہ عادت بھی ہے کہ وہ اطلاع دے کر بھی جائیں تب بھی پہنچنے کے بعد ہی کھانا پکانا شروع کرتے ہیں۔ تو بہرحال یہ چھوٹے چھوٹے شکوے پھر بڑے شکوے بننے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور خاص طور پر ان رشتوں میں جو بڑے نازک رشتے ہوتے ہیں۔ بچوں کے سسرال والوں کا معاملہ آ جاتا ہے تو اس طرح پھر دلوں میں دوریاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ پاکستان کی جو مَیں مثال دے رہا ہوں یہ پاکستان کی یا کسی خاص طبقے کی مثال نہیں ہے۔ ان مغربی ممالک میں بھی میرے سامنے ایسی مثالیں ہیں کہ بغیر اطلاع کے بے وقت کسی کے گھر پہنچ گئے خواہ اپنے کسی عزیز کسی رشتے دار کے گھر ہی پہنچے اور گھر والے نے سمجھا کہ اس وقت آئیں ہیں تو کھانا کھا کے ہی آئے ہوں گے اور جب گھر والے نے کچھ دیر کے بعد چائے پانی وغیرہ کے متعلق پوچھا تو یہ شکوے پیدا ہوئے کہ مجھے کھانے کے بارہ میں کیوں نہیں پوچھا، بڑا بداخلاق ہے، یہ ہے، وہ ہے۔ تو یوں رشتوں میں پھر دراڑیں پڑنی شروع ہو جاتی ہیں اور دوریاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ آجکل کے زمانے میں جس طرح مَیں نے کہا، رابطے کا نظام بہت تیز ہے، اطلاع کرنے کا نظام بڑا تیز ہے۔ فون کر کے اطلاع کرنی چاہئے، پوچھنا چاہئے کہ فلاں وقت مَیں آ رہا ہوں یا مَیں آنا چاہتا ہوں اگر مصروفیت نہ ہو اور وقت دے سکو تو مَیں آ جاؤں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ آداب اس وقت سکھا دیئے جب کسی کو ان آداب کا پتہ ہی نہیں تھا۔

پھر ایک جگہ حکم ہے کہ دعوت پر اگر بلایا جائے تو پھر جاؤ اور وقت پر جاؤ۔ اور پھر جب دعوت سے فارغ ہو جاؤ تو واپس آ جاؤ۔ بعض تو بڑی کھلی دعوتیں ہوتی ہیں شادی بیاہ وغیرہ کی۔ ساری ساری رات ہوہا ہوتی رہتی ہے، شور شرابے ہوتے رہتے ہیں۔ ہماری جماعت میں تو کم ہے مگر غیروں میں بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ وہاں تو وقت کی پابندی نہیں ہوتی لیکن بعض سنجیدہ مجلسیں بھی ہوتی ہیں، جماعتی دعوتیں بھی ہوتی ہیں۔ یا ایسی دعوتیں ہوتی ہیں جو جماعتی جگہوں پر کی جا رہی ہوتی ہیں۔ تو ان میں ان سب آداب کا خیال رکھنا چاہئے جو ان دعوتوں کے لئے مہمانوں کو ادا کرنے ضروری ہیں۔ انہوں نے وقت پر جانا بھی ہے اور فارغ ہو کر اٹھ کر واپس آ جانا بھی ہے۔ تو اس طرح کے مہمانوں کے لئے بے شمار احکامات ہیں۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے لوگوں کی دعوت کی۔ کہیں سے کھانا آیا اور لوگوں کو بلا لیا کہ آ جاؤ۔ تو راوی کہتے ہیں کہ جب ساروں نے کھانا کھا لیا تو اکثر لوگ تو چلے گئے، بعض ان میں سے بیٹھے رہے اور باتوں میں مصروف ہو گئے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس بیٹھے نہیں بلکہ آپ اُٹھ کر امہات المومنین کے حجرے کی طرف چلے گئے۔ آخر جب کچھ دیر کے بعد وہ لوگ بھی چلے گئے تو پھر آپ واپس اپنی جگہ پر آ گئے۔

کئی کام ہوتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اور بھی اپنی مصروفیات تھیں۔ ان کے لئے خاص طور پر اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ خیال رکھا کرو اور بیٹھے باتیں نہ کرتے رہا کرو۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تکلیف کا باعث نہ بنو۔ پھر یہ حکم جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں ہیں وہاں بعض دوسرے حکموں سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا ایک عمومی رنگ بھی ہے۔ بعض دفعہ گھر والوں نے رات کو دعوت کے بعد برتن سمیٹنے ہوتے ہیں، کام سمیٹنا ہوتا ہے۔ لیکن اگر لوگ بیٹھے رہیں تو بلاوجہ کی پریشانی ہوتی

ہے۔تو اس لئے یہ جو حکم ہیں، یہ عمومی رنگ بھی رکھتے ہیں اور مسلمان معاشرے کے لئے، احمدی معاشرے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان پر عمل کیا جائے۔ ضمناً ذکر کر دوں کہ یہاں مثلاً بیت الفتوح میں، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی وسیع جگہ ہے بڑے بڑے ہال ہیں، لوگ اپنی شادیوں کے فنکشنز کے لئے لے لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ جماعت کے لوگوں کو ایک اچھی جگہ میسر ہے، بے شک استعمال کریں۔ لیکن اتنا ذہن میں رکھیں کہ یہ تمام کام جو وہاں ہو رہا ہوتا ہے ، اس سارے کام کو سمیٹنے والے سب والنٹیئرز ہوتے ہیں۔ کوئی پیڈ (Paid) طبقہ ان کاموں کے لئے جماعت نے نہیں رکھا ہوا۔ والنٹیئرز نے عموماً شادی کے فنکشن کے بعد کام سمیٹنے ہوتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ فنکشن ختم ہو جاتا ہے اور لوگ گھنٹوں بعد بھی، رونق لگائے رہتے ہیں، بیٹھے تصویریں کھنچواتے رہتے ہیں۔ اور والنٹیئرز بے چارے بعض دفعہ رات کو ایک دو بجے گھروں کو پہنچتے ہیں۔ تو ان ہالوں کو استعمال کرنے والوں کو ان والنٹیئرز کا، ان خدمت کرنے والوں کا بھی خیال کرنا چاہئے کہ انہوں نے بھی اپنے گھروں کو جانا ہوتا ہے۔ ٹھیک ہے آپ مہمان ہوتے ہیں اور وہ بے چارے کچھ کہہ نہیں سکتے۔ لیکن بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو بعض دفعہ وقت پر اپنا فنکشن ختم کر جاتے ہیں۔ اور جب یہ والنٹیئرز وقت پر ختم کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں تو اس سے صاف پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ بعض لوگ ان سے کافی زیادتی کر جاتے ہیں۔ تو یہاں رہنے والوں کو میں کہہ رہا ہوں، ہمیں بھی، جو بعض موقعوں پر مہمان بنتے ہیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

پھر بعض دفعہ بعض مہمان بڑے مشکل ہوتے ہیں جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا ہے کہ کھانا وقت پر نہ ملے، اچھا نہ ملے تو اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں، شکوے شروع ہو جاتے ہیں۔ تو ایسی باتوں سے بھی ایک احمدی کو بچنا چاہئے۔

اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے اور اگر روزہ سے ہے تو حمد و ثنا اور دعا کرتا ہے اور معذرت کرے۔ اور اگر روزے دار نہیں تو جو کچھ پیش کیا گیا خوشی سے کھائے۔

(مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة)

تو فرمایا کہ جو پیش کیا جائے اسے خوشی سے کھانا چاہئے۔ اور یہ خوشی سے کھانا ہی ہے جو مہمان اور میزبان کے رشتے کو مزید مضبوط کرتا ہے۔ اس میں پہلا سبق یہی ہے کہ اگر دعوت دی گئی ہے تو دعوت کو قبول کرو۔ کیونکہ یہ بھی رشتوں میں تعلق اور مضبوطی کو قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور پھر جیسا کہ میں نے کہا دوسری بات جو بیان فرمائی کہ بغیر اعتراض کے کھانا چاہئے، خوشی سے کھانا چاہئے۔ دعوت کرنے والے نے اخلاص سے اہتمام کیا ہوتا ہے۔ اس کا اظہار کرنا چاہئے۔ ایک مومن مہمان اپنے ساتھ برکتیں لے کر آتا ہے اس لئے ہمیشہ ایسا مہمان بننا چاہئے جو برکتیں لانے والا مہمان ہو اور کبھی ایسے مہمان نہ بنیں جو گھر والوں کے لئے پریشانی کا باعث ہوں۔ بلکہ ان کو پریشانی سے نکالنے والے ہوں۔ بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ کھانا گھر والے نے تھوڑا پکایا اور مہمان اچانک آ گئے تو اس وقت مل جل کر کھانا چاہئے۔ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک تو احتیاط سے کھائیں اور کھانا ضائع نہ ہو۔ دوسرے، دوسرے مہمانوں کا خیال رکھتے ہوئے اس طرح کھایا جائے کہ سب کو حصہ رسدی مل جائے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے کافی ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہے۔ (مسلم کتاب الاشربة باب فضيلة المواساة فی الطعام)

جلسہ کے دنوں میں بعض اوقات ایسے ہو جاتا ہے کہ کھانے میں وقتی طور پر کمی آ جاتی ہے۔ اس لئے ایک تو یہ کہ کھانا کھانے والوں کو، مہمانوں کو اس وقت صبر سے کام لینا چاہئے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، عموماً جلسے کے دنوں میں اگر کھانے میں وقتی کمی آ جائے۔ بعض دفعہ اگر سالن ہو بھی تو روٹی میں کمی آ جاتی ہے تو وہ بہت تھوڑے وقت کے لئے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ انتظام فرما دیتا ہے، جلدی اصلاح بھی ہو جاتی ہے۔ گزشتہ سال مثلاً مشین میں چند گھنٹوں کے لئے خرابی ہو گئی جس کی وجہ سے پریشانی ہوئی لیکن کیونکہ متبادل انتظام تھا اور اس عرصے میں مشین بھی ٹھیک ہو گئی تو اتنا احساس نہیں ہوا۔ تو جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ خود جلدی انتظام بھی فرما دیتا ہے۔

ایک دفعہ ربوہ میں روٹی پکانے والوں نے ہڑتال کر دی یا پیڑے بنانے والوں نے کام سے انکار کر دیا۔ روٹی کے پیڑے وہاں مشین سے نہیں بنتے۔ ایک دفعہ عین موقعے پر بڑی دقت پیدا ہو گئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ویسے تو جماعت کے افراد کو ہنگامی حالات سے نپٹنے کا بڑا ملکہ دیا ہوا ہے اور جب بھی کوئی ایسے حالات پیدا ہوں ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت ایک تو یہ اعلان فرمایا کہ ہر شخص دو روٹیوں کی بجائے (کیونکہ فی کس عموماً دو روٹیوں کا اندازہ رکھا جاتا ہے) ایک کھائے۔ اور پھر ربوہ کے گھروں کو کہا کہ تم روٹیاں بنا کر بھجواؤ۔ تعداد تو اس وقت مجھے یاد نہیں بہرحال ہر گھر کے ذمہ معین مقدار لگائی گئی تھی آٹے کی یا روٹیوں کی۔ تو گھروں سے مختلف سائزوں کی روٹیاں آنی شروع ہو گئیں جو تقسیم کے لئے لنگر خانوں میں آ جاتی تھیں، وہاں سے تقسیم ہو جاتی تھیں۔ گو اس کے بعد فوری طور پر حالات ٹھیک بھی ہو گئے۔ لیکن اس ارشاد کی وجہ سے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا ان دنوں میں میرا خیال یہی ہے کہ تقریباً سارا جلسہ ہی لوگوں نے ایک روٹی پر گزارا کیا اور یوں اپنی خوراک نصف کر لی اور دو کے کام آ گئی۔ تو یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بظاہر چھوٹے چھوٹے ارشادات فرمائے ہیں ان کی بھی بڑی اہمیت ہوتی ہے اور جب موقع آئے تب پتہ لگتا ہے کہ ان کی کیا اہمیت ہے۔ اور ان پر عمل کرنے والے بھی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہی ہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالتا ہے۔ مجھے یاد ہے ربوہ میں جب جلسے ہوتے تھے یا جب تک میں وہاں رہا، جلسوں کی ڈیوٹیاں دیتا رہا، تو روزانہ رات کو متوقع مہمانوں کی حاضری کو سامنے رکھتے ہوئے اور جو اس دن کھانا استعمال ہوا تھا، اس دن کی جو حاضری تھی اس کو سامنے رکھتے ہوئے، یہی طریق کار ہے کہ افسر جلسہ سالانہ کی طرف سے اگلے دن کا جو آرڈر ملا کرتا تھا کہ اتنا کھانا پکانا ہے، اتنی روٹی پکانی ہے۔ تو میں نے یہ دیکھا ہے کہ عموماً اتنی تعداد میں روٹی پکا نہیں کرتی تھی کیونکہ کچھ دیر پہلے تک کے جو اندازے ہوتے تھے روٹی کی تعداد اتنی ہی ہوتی تھی۔ لیکن جب آخری وقت آتا تھا تو جو روٹی تقسیم ہوتی تھی وہ اتنے مہمانوں کی یا اس سے زیادہ کی ہوتی تھی جتنا کہ آرڈر دیا جاتا تھا۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس وقت بڑی پریشانی ہوا کرتی تھی کہ روٹی پوری کس طرح ہو گی مہمان بھوکے رہ جائیں گے، ابھی شور پڑ جائے گا، ابھی خلیفۃ المسیح کو رپورٹ ہو جائے گی کہ مہمان بھوکے رہ گئے۔ اور پھر بڑی فکر میں اور دعاؤں میں وقت گزرا کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے انتظامات فرما دیتا تھا کہ یا تو لوگوں کے پیٹ چھوٹے ہو جاتے تھے یا کیا وجہ ہوتی تھی، بہرحال لوگ پیٹ بھر کر کھانا بھی کھا لیتے تھے اور ہمیشہ یہی ہوتا تھا کہ اس کم روٹی سے اتنی ہی تعداد میں یا اس سے زیادہ تعداد میں لوگوں نے کھانا کھایا ہے۔ بعض دفعہ اتنی کمی ہوتی تھی کہ اگر تعداد کو گنا جائے تو ایک ایک آدمی کا کھانا جو تھا وہ تین تین کے لئے کافی ہوا کرتا تھا۔ تو یہ برکت کے نظارے ہمیں جلسے کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خوراک میں برکت ڈالتا ہے۔

پھر مہمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس پر اگر عمل کیا جائے تو دونوں طرف کے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے۔ اس کی پر تکلف مہمان نوازی ایک دن رات ہے جبکہ عمومی مہمان نوازی تین دن تک ہے۔ اور تین دن سے زائد صدقہ ہے۔ مہمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اتنا عرصہ میزبان کے پاس ٹھہرا رہے کہ جو اس کو تکلیف میں ڈال دے۔

(بخاری کتاب الادب باب اکرام الضيف وخدمته اياه بنفسه)

اس حدیث کا پہلا حصہ میں نے میزبانوں سے متعلق جو گزشتہ خطبہ تھا اس میں بیان کیا تھا۔ لیکن مہمانوں کے فرائض کا حصہ چھوڑ دیا تھا۔ تو جہاں میزبانوں کو فرمایا کہ تم نے مہمان نوازی کرنی ہے اور ایک دن رات تو اچھی طرح کرنی ہے اور پھر عمومی مہمان نوازی ہے جو تین دن رات تک چلے گی۔ اور فرمایا کہ اس سے زائد جو ہے وہ صدقہ ہے۔ اب صدقہ بھی دیکھیں نیکیوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ تو گھر والوں کا یا تمہاری نیکیوں میں اضافے کا باعث ہی بنے گا۔ لیکن ہر ایک کے حالات ہوتے ہیں۔ اور اس کے مطابق ضروری نہیں ہے، لازمی نہیں ہے کہ ہر کوئی اس قابل بھی ہو کہ صدقہ بھی دے سکے۔ تو پھر اسی طرح نارمل زندگی گزرے گی جس طرح عام گھر میں لوگ گزار رہے ہوتے ہیں۔ اور اگر مہمان زیادہ دیر رہتا ہے تو پھر گھر والے کی مرضی ہے کہ جس طرح عام روکھی سوکھی کھا کر گھر والے گزارہ کر رہے ہیں، مہمان بھی ان کے ساتھ اسی طرح گزارہ کرے۔ بعض دفعہ یہ ہوتا ہے حالات ایسے نہیں ہوتے، اس لئے گھر والوں نے کسی کھانے کا ناغہ بھی کر دیا، یا کوئی ہلکی پھلکی غذا کھالی تو پھر مہمان کو یہ شکوہ نہیں ہونا چاہئے کہ اسے اسی طرح کا کھانا ملے، اسی طرح کی غذا ملے بلکہ پھر جس طرح گھر والے گزارہ کر رہے ہیں اسی طرح وہ بھی گزارہ

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

کرے۔ اور مہمان کو صدقے کا لفظ استعمال کر کے یہ توجہ دلا دی کہ اگر اب زائد مہمان نوازی کروا رہے ہو تو صدقہ کھا رہے ہو۔ ویسے تو اگر تمہیں یا کسی کو عام طور پر صدقے کی کوئی چیز دی جائے تو بڑا برا منائیں گے کہ انہیں صدقہ دیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک صدقے کی قسم ہے کہ زبردستی کسی کے ہاں لمبا عرصہ مہمان بن کر رہا جائے۔ اور اس طرح گھر والوں کے لئے تکلیف کا باعث بنا جائے۔

ضمناً یہاں ربوہ کے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کا ذکر کر دیتا ہوں۔ اس کا بڑا وسیع سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزانہ پندرہ سو سے لے کر دو ہزار آدمی وہاں کھانا کھاتے ہیں۔ کافی بڑی تعداد میں مہمان آ کر ٹھہرتے ہیں۔ وہاں بھی بعض دفعہ دھونس جمانے والے مہمان آ جاتے ہیں، زبردستی کرنے والے مہمان آ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لنگر خانہ ہے ہم چاہے جتنا مرضی ٹھہریں تم ہمیں انکار کرنے والے کون ہوتے ہو۔ یہ کہنے والے کون ہو کہ میاں اتنے دن ہو گئے ہیں اب گھر جاؤ۔ تم ہمیں نہیں روک سکتے۔ تو بہر حال جیسا کہ حدیث میں ہے، اسی اصول کے تحت اور اسی حکم کے تحت عموماً مہمانوں کو تین دن کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ اگر اس سے زیادہ آپ کے یہاں ٹھہرنے کی کوئی جائز وجہ ہے مثلاً علاج وغیرہ ہے یا اور کوئی اس قسم کی کوئی دوسری ضرورت ہے تو پھر ایک انتظام ہے اس انتظام کے تحت اجازت لے لیں۔ پھر بے شک ٹھہریں۔ تو بہر حال مہمانوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ اس طرح کا رویہ رکھیں جو میزبان کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو۔ لیکن میزبان جو ہیں یا لنگر خانے والے جو ہیں یا مہمان نوازی کے شعبے جو ہیں ربوہ میں آجکل لنگر خانے کو دارالضیافت کہتے ہیں تو اس کی انتظامیہ کا یا کارکنوں کا یہ کام نہیں ہے کہ کسی بھی مہمان سے سخت رویہ اختیار کریں۔ وہ اپنے بالا انتظام کو اطلاع کر کے اس سے ہدایت لے سکتے ہیں لیکن رویوں میں سختی نہیں آنی چاہئے جس سے مہمانوں کو تکلیف ہو۔

ایک اور روایت میں آتا ہے آپؐ نے یہ ساری باتیں بیان فرما کر فرمایا کہ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب ما جاء فی الضیافة وغایة الضیافة الی کرهی)

اوپر کی حدیث کی یہ نصیحت بتاتی ہے کہ اگر مہمانوں کو احساس دلانا ہے تو اس کا اظہار اتنی سختی سے نہ ہو کہ مزید جھگڑے شروع ہو جائیں۔ اور یہ نصیحت مہمانوں کے لئے بھی ہے کہ تم اپنے میزبان سے اچھے کلمات میں بات کرو۔ اچھی بات ہی کہا کرو۔ تو دونوں طرف کے لئے یہ نصیحت ہے کہ دونوں فریق ایک دوسرے سے اچھی بات کہیں۔

پھر ایک ایسی ہی روایت میں جب صحابہ نے پوچھا کہ گھر والوں کو تکلیف میں ڈالنے سے کیا مراد ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا تکلیف میں ڈالنا اس طرح ہے کہ گھر والے کے پاس کھلانے کو کچھ نہ ہو اور وہ (مہمان) اس کے پاس ٹھہرا رہے۔ (مسلم کتاب اللقطة باب الضیافة)

تو دیکھیں ایک حسین معاشرے کے قیام کے لئے کس گہرائی میں جا کر آپؐ نے ہمیں نصائح فرمائی ہیں۔ بعض گھر والے مہمان کی وجہ سے اس طرح بھی تکلیف میں پڑ جاتے ہیں کہ مہمان کا حق ادا کرنے کے لئے، مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کے لئے قرض لے کر بھی مہمان نوازی کرتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں، برادریوں میں یہ رواج ہے کہ جان بوجھ کر کسی پر مہمان نوازی کا بوجھ ڈال دو۔ اور خاص طور پر غیر احمدی معاشرہ میں (احمدیوں میں تو نہیں) جب کسی کی موت وغیرہ ہو تو اس پر بڑا بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ ایک تو اس بے چارے غریب آدمی کا کوئی عزیز رشتہ دار فوت ہو جاتا ہے اس پر مزید کھانے وغیرہ کا بڑا بوجھ ڈالا جاتا ہے۔ صرف اس لئے کہ دیکھیں کس حد تک یہ مہمان نوازی کرتا ہے۔ اسی طرح شادیوں پر کھانے کا ضیاع کیا جاتا ہے اور اگر کوئی نہ کرے تو پھر اس کو بدنام کیا جاتا ہے۔ تو یہ انتہائی گھٹیا حرکتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی معاشرہ تقریباً اس سے محفوظ ہے۔ کہتے ہیں کہ مہمان رحمت ہوتا ہے۔ تو ایسے بوجھ ڈالنے والے کی وجہ سے وہ مہمان گھر والوں کے لئے رحمت کی بجائے زحمت بن جاتا ہے۔ اس لئے باہر سے آنے والوں کو مَیں خاص طور پر کہہ رہا ہوں کہ یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ وقت کی پابندی کی جائے خاص طور پر پاکستان سے آنے والوں کو جن کے عزیز رشتہ دار، واقف کار یہاں ہیں۔ جن کے ہاں وہ مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں کہ یہاں لوگوں نے کام پر بھی جانا ہوتا ہے اور ان کے لئے کام کرنا بھی ضروری ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جو نکمے اور گھر بیٹھنے والے ہوں۔ اس لئے مہمان غیر ضروری توقعات اپنے میزبانوں سے نہ رکھیں کہ وہ آپ کے لئے اپنے کام کا حرج کر کے آپ کو سیریں بھی کروائیں اور آپ کی دوسری خواہشات کو بھی پورا کریں۔ اور آپ کی مرضی کے مطابق اپنے پروگرام رکھیں۔ پس ہمیشہ اپنے میزبانوں کے لئے تکلیف کا باعث بننے سے احتراز کریں، پرہیز کریں۔ اور ان کے لئے رحمت کا باعث بنیں۔ پھر آپؐ نے ہمیں یہ اخلاق بھی سکھائے کہ اگر تمہاری دعوت کی جائے تو صرف وہی جائے جس کی دعوت ہے اور اگر خصوصی حالات ہیں تو پھر گھر والے سے پوچھ کر زائد مہمان لے جا سکتے ہو۔ کھانے کا انتظام محدود ہوتا ہے اور دوسرے انتظامات ہوتے ہیں۔ اگر زائد مہمان ہو جائیں تو اس انتظام میں مہمانوں کی وجہ سے بعض دفعہ خلل پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جسے ابو شعیب کہا جاتا تھا اپنے قصائی غلام کی طرف گیا اور اس سے کہا کہ میرے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دو۔ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر بھوک کے آثار دیکھے ہیں۔ اس نے کھانا تیار کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے ساتھیوں کو جو آپؐ کے پاس بیٹھے تھے بلا بھیجا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے تو ایک اور شخص بھی آپؐ کے پیچھے ہو لیا جو دعوت کے لئے بلانے کے وقت موجود نہ تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دروازے پر پہنچے تو آپؐ نے گھر والے سے فرمایا کہ ہمارے ساتھ ایک ایسا شخص بھی آ گیا ہے جو اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھا جب تم نے ہمیں دعوت دی تھی۔ اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آ جائے۔ اس نے عرض کی ہماری طرف سے اجازت ہے کہ وہ بھی ساتھ آ جائے۔

(ترمذی کتاب النکاح۔ باب ما جاء فیمن یجیء الی الولیمة من غیر دعوة)

یہ جو نمونے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے۔ یہ ہمیں نصیحت کے لئے اور ہمیں ان باتوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہیں۔ آپؐ اگر زائد مہمان بغیر پوچھے لے بھی جاتے تو گھر والے نے کیا کہنا تھا۔ گھر والوں کو تو پتہ تھا کہ اگر ایک کیا سو آدمی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے آئیں گے تو آپؐ کی دعا سے کھانے میں برکت پڑ جائے گی اور وہ سب کے لئے پورا ہو جائے گا۔ اور اس طرح کے نمونے صحابہ کے سامنے موجود بھی تھے کہ اس طرح کھانے میں برکت پڑتی ہے۔ پس یہ نمونے جو آپؐ نے قائم فرمائے ہیں، یہ ہمیں نصیحت کے لئے ہیں کہ مہمان کے کیا اخلاق ہونے چاہئیں۔ کسی کے گھر کوئی آ گیا ہے تو اس کو بغیر اجازت کے کبھی کسی دعوت پر لے کر نہیں جانا۔ اور اگر گھر والے روک دیں تو بن بلائے مہمانوں کو بھی برا نہیں منانا چاہئے۔ اور یہ بنیادی اخلاق ہیں۔ بعض شادیوں پر اگر میاں بیوی کو بلایا گیا ہے تو بچوں کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں جس سے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ انتظام میں خلل ہوتا ہے، انتظام متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے اس معاملے میں بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اعلیٰ اخلاق اس وقت قائم ہوں گے جب ہم بظاہر چھوٹی چھوٹی بات کو بھی چھوٹا نہیں سمجھیں گے۔

بچوں کے ضمن میں یہ بھی بتلا دوں کہ بچے کھانا کھاتے کم ہیں اور ضائع زیادہ کر رہے ہوتے ہیں اس لئے ان کو ہمیشہ تھوڑی مقدار میں کھانا ڈال کے دینا چاہئے۔ اگر وہ ایک دفعہ ختم کر لیں تو تھوڑا سا اور ڈال دیں۔ لیکن عموماً یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بچوں کی پلیٹیں بھر دی جاتی ہیں اور وہ کھا بھی نہیں سکتے۔ اس طرح بعض لوگ عادتاً خود بھی اپنی پلیٹیں بھر لیتے ہیں اور کھا نہیں سکتے اور کھانا ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے بھی بہت احتیاط کرنی چاہئے اور جلسے کے دنوں میں تو خاص طور پر کھانا اگر خود ڈال رہے ہیں تو خود بھی احتیاط کریں اور جو کھانا ڈالنے والے کارکنان ہیں اگر وہ ڈال کر دے رہے ہیں تو وہ بھی احتیاط کریں۔ بے شک بار بار ڈال کر دیں۔ کسی ڈیوٹی والے نے مہمان کو کھانا دینے سے بہر حال انکار نہیں کرنا۔ لیکن مہمان بھی اتنا زائد نہ ڈلوائیں جتنا وہ کھا نہ سکیں۔

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابیؓ کی مہمان نوازی کا واقعہ بیان کرتا ہوں کہ وہ کس طرح مہمان نوازی کرتے تھے اور مہمان ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے تھے۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اب مَیں وہ واقعہ لکھتا ہوں جس کا وعدہ اوپر کر آیا ہوں۔ (وہ بیان کر رہے تھے) وہ یہ ہے کہ میرے لئے ایک چارپائی جو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دے رکھی تھی۔ جب مہمان آتے تو میری چارپائی پر بعض صاحب لیٹ جاتے اور مَیں مصلّیٰ زمین پر بچھا کر لیٹ جاتا اور جو میں بستر چارپائی پر بچھا لیتا تو بعض مہمان اس چارپائی بستر شدہ پر لیٹ جاتے (یعنی بچھے ہوئے بستر پر لیٹ جاتے) تو کہتے ہیں کہ میرے دل میں ذرا بھر بھی رنج اور ملال نہ رہتا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ مہمان ہیں اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور بعض صاحب میرا بستر نیچے زمین پر پھینک دیتے اور آپ اپنا بستر بچھا کر لیٹ جاتے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا تو حضرت اقدس علیہ السلام کو ایک عورت نے خبر دی

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
الفضل جیولرز ربوہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
فون: 04524-211649
04524-613649
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

کہ حضرت پیر صاحب زمین پر لیٹے پڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ چارپائی کہاں گئی؟ اس عورت نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر تشریف لائے اور گول کمرے کے سامنے حضرت پیر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے بلایا کہ زمین پہ کیوں لیٹ رہے ہو۔ آجکل برسات کا موسم ہے سانپ بچھو وغیرہ نکل رہے ہوتے ہیں کیڑے مکوڑے نکلتے ہیں۔ تو کہتے ہیں میں نے سب حالات ذکر کئے کہ اس طرح ہوتا ہے اور میں کسی کو کچھ نہیں کہتا، نہ کہہ سکتا ہوں۔ آخر ان لوگوں کی تواضع خاطر مدارات ہمارے ذمہ ہے۔ تو یہ سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اندر گئے اور ایک چارپائی انہوں نے بھجوادی۔ تو کہتے ہیں کہ ایک دو روز بعد وہ چارپائی پھر میرے پاس نہیں رہی۔ آخر پھر ایسا ہی معاملہ ہونے لگا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ پھر کسی نے آپ کو اطلاع کردی۔ پھر آپ نے ایک اور چارپائی بھجوادی۔ پھر چند دنوں کے بعد وہی معاملہ پیش ہوگیا۔ پھر آپ کو کسی نے اطلاع کردی۔ تو صبح کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب! بات تو یہی ہے جو تم کرتے ہو۔ اور ہمارے احباب کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ مہمان نوازی اسی طرح کرنی چاہئے لیکن تم ایک کام کرو، ہم ایک زنجیر دیتے ہیں، لگادیتے ہیں چارپائی میں زنجیر باندھ کر چھت میں لٹکا دیا کرو۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم بھی وہاں کھڑے تھے، انہوں نے ہنس کر کہا کہ حضور! ایسے بھی استاد ہوتے ہیں جو اس چین (Chain) کو بھی کاٹ کر چارپائی اتار لیں گے۔ تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہنسے۔ (سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ شیخ یعقوب علی عرفانیؓ جلد اول صفحہ 344-345)

تو آپ نے یہی فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق تو یہی ہیں جو صاحبزادہ صاحب دکھا رہے ہیں لیکن اس حدیث کے مطابق خاموش رہو یا اچھی بات کرو مہمان کو کچھ کہنا نہیں۔ ہاں حفاظتی انتظام ہے اس کی طرف توجہ دلادی کہ کس طرح اپنی چارپائی کو محفوظ کرلو۔ مہمان کی مہمان نوازی تو ضروری ہے لیکن مہمان کو بھی یہ خیال ہونا چاہئے کہ دھونس سے تو اپنا حق نہ لے۔ پھر اس کا ایک ہی علاج ہوگا کہ ہر چیز کو تالا لگادے تاکہ مہمانوں سے محفوظ رہے۔ مہمانوں کو اپنے مہمان ہونے کا حق بھی جائز طور پر استعمال کرنا چاہئے۔ یہ نہیں کہ تین دن کے بعد مہمان گھر پر قبضہ کرکے بیٹھا ہو اور گھر والا باہر ہو۔ گو جلسے کے دنوں میں یوں ہوتا بھی ہے۔ ربوہ میں بھی اس طرح ہوا کرتا تھا اور قادیان کے متعلق بھی یہی بتایا جاتا ہے کہ اسی طرح ہوتا تھا کہ جلسے کے دنوں میں تین، چار پانچ چھ دن کے لئے، بعض دفعہ ہفتے کے لئے لوگ اپنے گھر مہمانوں کے لئے دے دیا کرتے تھے۔ دس دن کے لئے بھی دے دیتے تھے اور خود باہر خیموں میں جاکر سو جایا کرتے تھے۔ لیکن یہ گھر والے کی خوشی سے ہوتا ہے۔ زبردستی مہمان کسی کے بستر، پلنگ یا گھر پر قبضہ نہیں کرتے۔ جہاں میزبان کے اعلیٰ اخلاق ہیں اور وہ اعلیٰ اخلاق دکھلاتا ہے وہاں مہمانوں کو بھی اعلیٰ اخلاق دکھانے چاہئیں۔ یہاں بھی ماشاءاللہ لوگ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور اپنے گھر مہمانوں کے لئے پیش کردیتے ہیں لیکن بعض مہمان ضرورت سے زیادہ توقعات بھی رکھ لیتے ہیں اور اپنے مہمان ہونے کا ناجائز حق جتاتے ہیں۔

مثلاً بعض مہمان کہتے ہیں کہ ہم دوسرے ملک سے آئے ہوئے ہیں یا پاکستان سے آئے ہوئے ہیں پتہ نہیں دوبارہ موقع ملتا ہے کہ نہیں ملتا ہم شاپنگ کرنا چاہتے ہیں، ہمیں شاپنگ کے لئے لے کر جاؤ۔ پھر شاپنگ کے لئے اس بیچارے میزبان کا خرچ بھی کروادیتے ہیں۔ کچھ تو وہ شرم میں ایسے مہمانوں کو ساتھ لے جاکر تحفہ دے دیتا ہے کچھ یہ کہہ کر اس سے شاپنگ کروالیتے ہیں کہ اس وقت پونڈ میں پیسے نہیں ہیں، واپس جاکر پیسے ادا کردیں گے یا اگر یورپ میں جرمنی وغیرہ میں ہیں تو یورو میں واپس جاکر دے دیں گے۔ یہ ان ملکوں میں جب بھی آتے ہیں تو اسی طرح ہوتا ہے بعض کی طرف سے، عموماً نہیں، ایسے چند ایک ہی ہوتے ہیں۔ اُس سے پھر اس طرح شاپنگ کی ادائیگی بھی کروادیتے ہیں۔ تو اس سے احتیاط کرنی چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا گو اس قسم کے شاپنگ کروانے والے، زبردستی کرنے والے یا بے جھجک ہو کر شاپنگ کروانے والے چند ایک ہی ہوتے ہیں لیکن یہ چند ایک ہی بعض دفعہ بدنامی کا باعث بن جاتے ہیں۔ گھر والا بیچارہ ان مہمانوں کو رکھ کے تو مشکل میں پڑ جاتا ہے کہ چند دنوں کے لئے اپنے گھر سے بھی باہر ہوا، اپنے وقت کا بھی ضیاع کردیا اور زبردستی کا ادھار بھی دینا پڑ گیا۔ شاپنگ بھی کروانی پڑ گئی۔ تو بعض عجیب حیثیتیں ہوتی ہیں اور بعض لوگوں کی قریبی رشتہ داری اور تعلق بھی نہیں ہوتا پھر بھی یہ مطالبے کر رہے ہوتے ہیں۔ تو ان پر تو پنجابی کی مثال ہے وہی اصل میں صادق آتی ہے ایسے مہمانوں پر کہ ”لیا دیو تے لد دیو، تے لدن والا نال دیو“ کہ سامان بھی دو، اٹھا کے پہنچاؤ بھی اور ہمارے ساتھ کوئی بھیجو بھی جو گھر تک چھوڑ کے بھی آئے۔ کیونکہ بعض دفعہ اتنی زیادہ شاپنگ ہو جاتی ہے کہ اپنی ٹکٹ کے مطابق تو وزن کی اتنی گنجائش نہیں ہوتی کہ سامان لے جاسکیں اور پیچھے چھوڑ جاتے ہیں کہ ہمارا سامان بھجوا بھی دینا۔ ہر ایک جانے والے کا اپنا اپنا سامان ہوتا ہے۔ بھجوانے میں دیر بھی لگ جاتی ہے کبھی کوئی ایسا نہیں ملتا جو خالی ہاتھ جارہا ہو جو سامان لے جا سکے اور جب عرصہ گزر جاتا ہے اور کچھ وقت لگ جاتا ہے تو پھر شکوے شروع ہو جاتے ہیں کہ جی بڑا غیر ذمہ دار آدمی ہے۔ میں وہاں اپنا سامان چھوڑ کے آیا تھا اس نے ابھی تک مجھے پہنچایا نہیں۔ تو ان باتوں سے ہمیں بچنا چاہئے۔ ایک بھی مثال جماعت میں ایسی نہیں ہونی چاہئے جو ایسی حرکتیں کرنے والے ہوں۔ اور یہاں آنے کے لئے جلسے پر آنے کا جو اصل مقصد ہے اس کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ جلسے کی برکات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے جھولیاں بھر کر جائیں بجائے سامان کی شاپنگ کرنے کے۔ اس سے اعلیٰ کوئی سامان نہیں جو آپ حاصل کریں گے۔

پس اخلاص کے ساتھ جلسے میں شامل ہوں اور اس مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ ہم نے برکتیں حاصل کرنی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ اور جلسے کے پروگرام سننے ہیں۔

ایک جلسے کے موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس میں یہ بھی توجہ دلائی کہ جلسے پر بیٹھ کر آرام سے جلسہ سنو اور مکمل سنو۔ صرف تقریروں وغیرہ اور اچھائی یا برائی کو نہ دیکھو بلکہ اس بات کو دیکھو جو بیان کی جارہی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ: ”سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آکر اس پر نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضاء ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو“۔ میری فطرت یہی چاہتی ہے کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ ”اور جو بات ہو خدا کے واسطے ہو“۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ”مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسان اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزل ہی کی طرف جاتی ہے۔ بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 265-266 جدید ایڈیشن)

پس یہ اخلاص ہے جس کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اس مقصد کے لئے آنا چاہئے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ جو کام ہو اللہ کے لئے ہو اور جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ اس اصول کو ہر ایک اپنے سامنے رکھے اور جلسہ کی برکات سے فائدہ اٹھائے اور ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ان دنوں کو دعاؤں میں گزاریں۔ تمام پروگراموں کو سنیں۔ دھیان ہر وقت یہاں بیٹھ کے یہ نہ ہو کہ میں بازار جاؤں گا اور شاپنگ کروں گا یا فلاں کام کرنا ہے یا فلاں کاروبار کی طرف دیکھنا ہے۔ بلکہ جلسے پر آئے ہیں تو جلسے کے مقصد کو ہی پیش نظر رکھیں۔ اور ہر نیکی کی بات جو سنیں اس کو اپنانے کی کوشش کریں۔ اپنی زندگیاں اسی طرح گزارنے کی کوشش کریں جس طرح نیکی کی باتیں آپ کو سکھائی جارہی ہیں۔ نمازوں اور نوافل کو خاص اہتمام سے ادا کریں۔ جب ان دنوں خاص طور پر ذکر الٰہی اور دعاؤں کا ماحول ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی برکات سے آپ ہر لحظہ فیض پا رہے ہوں گے۔

اس ذکر الٰہی کے نکتے کو حضرت مصلح موعودؓ نے بڑے خوبصورت انداز میں یوں بیان فرمایا ہے۔

آپؓ نے فرمایا کہ:

”مجھے ایک اور خیال آیا اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جلسے کے ایام میں ذکر الٰہی کرو۔ اس کا فائدہ خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ اگر تم ذکر الٰہی کرو گے تو خدا تمہارا ذکر کرنا شروع کردے گا۔ بھلا اس بندے جیسا خوش قسمت کون ہے جس کو اپنا آقا یاد کرے اور بلائے۔ ذکر الٰہی تو بہت ہی بڑی نعمت خواہ اس کے عوض انعام ملے نہ ملے۔ پس تم ذکر الٰہی میں مشغول رہو“۔

پس یہ دن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچنے کے خاص دن ہیں اس میں ان باتوں کی طرف توجہ کرنے کی بجائے، جیسا کہ میں نے کہا کہ فلاں میری ضرورت پوری ہو اور فلاں کام ہو جائے۔ میں جو جلسہ سننے کے لئے آیا ہوں، میں مہمان تھا میری فلاں ضرورتیں پوری نہیں کی گئیں اور فلاں بات کا خیال نہیں رکھا گیا۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
اللہ
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

فلاں انتظام درست نہیں تھا، اس طرح کے چھوٹے چھوٹے اعتراض ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ جلسے کے وسیع انتظام ہیں اور ان دنوں میں اس جگہ پر خاص طور پر پورا ماحول مختلف ہے پہلی دفعہ سارے انتظام کئے گئے ہیں۔ ہوسکتا ہے آپ کو کچھ مشکلات بھی ہوں، کچھ دقتیں بھی ہوں، تو حوصلے اور صبر سے ان کو برداشت کریں اور مکمل توجہ اس طرف رکھیں کہ ان دنوں میں اپنے دلوں کو، اپنے دماغوں کو، اپنی روحوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منور کرنا ہے اور ہر نیکی کی طرف قدم آگے بڑھانا ہے۔

ان دنوں میں دعائیں کریں اور خوب دعائیں کریں، اپنے لئے دعائیں کریں، اپنے بیوی بچوں کے لئے، اپنی نسلوں کے لئے دعائیں کریں، جماعت کی خدمت کرنے والوں کے لئے دعائیں کریں جن میں باقاعدہ خدمت کرنے والے بھی ہیں، واقفین زندگی بھی ہیں اور مختلف دوسری خدمات کرنے والے والینٹیر ز بھی ہیں۔ مختلف ممالک میں جو مبلغین جماعت کے پھیلے ہوئے ہیں ان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ جماعت کے لئے دعائیں کریں، جماعت کی ترقیات کے لئے دعائیں کریں۔

مختلف ممالک میں مثلاً انڈونیشیا میں آجکل خاص طور پر مخالفین نے بہت شور مچایا ہوا ہے حکومت پر دباؤ ہے کہ جماعت کو یہاں بین (Ban) کیا جائے، پابندی لگائی جائے۔ اسی طرح بنگلہ دیش میں بھی مخالفین وقتاً فوقتاً شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔ انڈونیشیا میں گزشتہ جلسے کے دوران مخالفین نے حملہ بھی کیا۔ لوگ بھی زخمی کئے، نقصان بھی پہنچایا۔ پھر وہاں ہمارا سنٹر ہے وہاں بھی حملہ کیا۔ بظاہر حکومت بھی مخالفین کے دباؤ میں ہی لگ رہی ہے۔ ان دنوں میں ان مظلوموں کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور جس طرح یہاں امن کی فضا میں جلسے منعقد کر رہے ہیں یا کر سکتے ہیں وہاں بھی اور پاکستان میں بھی ایسے مواقع میسر آجائیں۔ یہ بہر حال یہاں کی حکومت کا احسان ہے کہ باوجود اس کے کہ گزشتہ دنوں میں جو واقعہ ہوا، ٹرینوں میں جو بم پھٹے ہیں اور جانی نقصان ہوا ہے اور عموماً یہی کہا جا رہا ہے کہ جو مجرم ہیں وہ پاکستانی ہیں یا مسلمان ہیں۔ بہر حال یہ مسلمانوں پر الزام لگ رہا ہے۔ تو یہاں مقامی لوگوں میں سے جو بعض شدت پسند ہیں مسلمانوں کے خلاف شدید ردّ عمل کا اظہار کرتے ہیں لیکن یہ لوگ یعنی حکومت، بہر حال انصاف کے تقاضے پورے کرتی ہے اور کر رہی ہے۔ مکمل طور پر ظاہری تحفظ کا سامان ہمیں مہیا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے اور ان نیکیوں کے عوض ان لوگوں کو بھی حق پہچاننے کی توفیق دے۔ ہمارا اصل سہارا تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے اور اسی پر ہمیں بھروسہ ہے اور ظاہری سامان تو ہم اس حکم کے تحت کرتے ہیں کہ اونٹ کا گھٹنا باندھو۔ پس ان دنوں میں آج جمعہ کے اس بابرکت دن کے ساتھ خاص طور پر دعاؤں میں لگ جائیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل اور اس کی پناہ مانگتے رہیں اور ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس نصیحت پر عمل کرنے والے ہوں جس میں آپ نے فرمایا کہ میری طرف سے اپنی جماعت کو بار بار یہی نصیحت ہے جو میں پہلے بھی کئی دفعہ کر چکا ہوں کہ عمر چونکہ تھوڑی اور عظیم الشان کام درپیش ہے اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالنا اور عمل کرنا ہے۔ اسی سے خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔ ہر فعل اور عمل کو خدا کی رضا کے مطابق کرنا ہے تب خاتمہ بالخیر ہوگا۔ اس عمل کو خالص اللہ تعالیٰ کا ہوتے ہوئے اپنی دعاؤں سے بھی سجانا ہوگا۔ تو عمل کے ساتھ ساتھ دعاؤں پر بھی زور دینا ہوگا اور اگر اس نکتے کو سمجھ جائیں گے اور دعا کو اس طرح مانگیں گے جس طرح کہ اس کا حق ہے، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ مانگیں گے تو پھر وہ دعا یقیناً قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کو اس کے مطابق زندگیاں ڈھالنے کی توفیق دے۔ تمام مہمان بھی اور میزبان بھی اور تمام دنیا میں اس جلسے کو سننے والے، اور تمام دنیا میں بسنے والے احمدی اس دعا کے مضمون کو سمجھتے ہوئے اس کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

اب میں عمومی طور پر بعض ہدایات جو جلسے پر دی جاتی ہیں ان کا بھی مختصراً ذکر کر دیتا ہوں۔ ویسے تو جلسہ کا جو پروگرام چھپا ہے اس میں گزشتہ تمام ہدایات درج کر دی گئی ہیں۔ لیکن بعض لوگوں نے شاید پروگرام نہ لیا ہو اور بعض لوگ صرف پروگرام کا حصہ دیکھ لیتے ہیں، عملی طور پر اس میں سے نہیں گزرتے۔ اس لئے پہلی بات تو یہ کہ ان تمام ہدایات کو غور سے پڑھ لیں جو پروگرام میں لکھی گئی ہیں، اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی کریں۔ اور جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ سب سے ضروری ہدایت یہی ہے کہ دعا اور نمازوں کی طرف خاص توجہ دیں۔ یہاں بازاروں میں بھی جو سٹال لگے ہوئے ہیں جلسے کے وقت میں یعنی جب جلسے کی کارروائی ہو رہی ہوتی ہے اور نمازوں کے وقت میں کوشش کریں کہ بالکل نہ جائیں کیونکہ سٹال بند ہوں گے۔ تھوڑا سا برداشت کریں اور سٹال لگانے والوں کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جس طرح گزشتہ سال انہوں نے اعلیٰ نمونہ دکھایا تھا سٹال بند کئے تھے، اس سال بھی بند رکھیں۔ اور شعبہ تربیت اس کا جائزہ لیتا رہے۔ ہنگامی حالت میں اگر کسی کو ضرورت پڑے کھانے پینے کی مثلاً بعض مریض ہوتے ہیں تو مہمان نوازی کا شعبہ ہے وہ ان کی ضرورت پوری کر سکتا ہے۔ اور مہمان نوازی کے جو کارکنان ہیں ان کو مین آفس میں بھی اور رہائشگاہوں میں بھی رہنا چاہئے تا کہ اگر کسی مریض وغیرہ کی کوئی ضرورت ہے تو وہ پوری کر سکیں۔ کارکنان بھی دعاؤں پر زور دیں کہ اللہ کے فضل سے تمام کام خیریت سے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہونے ہیں اس لئے دعاؤں کے بغیر چارہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اگر خوش ہو گیا تو مہمان خود ہی آپ سے خوش ہو جائیں گے۔ نمازوں کا بھی باقاعدہ انتظام رکھیں ان کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔

بچوں والی مائیں یا باپ جو بچوں کو لے کر آتے ہیں وہ کوشش کریں کہ بچوں کے لئے جو مخصوص جگہیں ہیں وہیں بیٹھیں۔ وہاں اگر جگہ نہیں ہے تو مارکی کے بالکل پچھلے حصے میں بیٹھیں تا کہ باقی جلسہ گاہ اس شور سے یا بچوں کی بے چینی سے ڈسٹرب نہ ہو۔ اور جیسا کہ میں نے کہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس سے بھی بتایا ہے کہ جلسے کے جو پروگرام ہیں ان کو غور سے سنیں اور خواتین پردے کا خیال رکھیں۔ مرد بھی غض بصر سے کام لیں، نظریں نیچی رکھیں اور پھر یہ ہے کہ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ اس دفعہ یہ جو جگہ ہے یہ کرائے کی ہے عارضی طور پر لی گئی ہے۔ اس لئے ہر شخص چاہے باہر سے آنے والے مہمان ہیں یا U.K. سے آنے والے مہمان یا یہاں کے کارکنان ہیں وہ اپنے ارد گرد صفائی کا ضرور خیال رکھیں۔ اور چلتے چلتے بھی اگر کوئی چیز پڑی ہوئی دیکھیں تو فوری طور پر اسے اٹھا کر ڈسٹ بن (Dust Bin) میں ڈالنے کی کوشش کریں تا کہ اس جگہ پر مالکان کو یہ احساس نہ ہو کہ یہ لوگ جلسہ کر کے ہمارے علاقے میں گند ڈال کے چلے گئے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے ذکر کیا تھا کہ آجکل کے حالات کی وجہ سے بعض شدت پسند لوگوں میں مسلمانوں کے خلاف تناؤ ہے اور بعض چھوٹے چھوٹے شہروں میں اس کا اظہار بھی ہوا ہے۔ ان لوگوں بیچاروں کو تو جماعت احمدیہ کا پتہ نہیں۔ وہ ہمیں بھی ان جیسا ہی سمجھتے ہیں کہ شاید یہ بھی اس طرح کے لوگ ہیں جو دہشتگرد ہیں۔ اس لئے ہم نے بہر حال اپنے اچھے نمونے قائم کرنے ہیں اور اگر ان کی طرف سے، نوجوان لڑکوں کی طرف سے بعض اوقات شرارت ہو جاتی ہے، اگر کوئی شرارت کرے بھی اور آپ سے چھیڑ چھاڑ بھی کرے تو اس سے بچنے کے لئے اگر ضرورت ہو اور وہاں کوئی پولیس والا ہے تو اس سے مدد لے لیں۔ اول تو یہ کہ صبر کریں اور وہاں سے نکل آئیں اور اگر پھر بھی آپ کو جسمانی طور پر کوئی اذیت پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو پولیس کو اطلاع کریں، انتظامیہ کو اطلاع کریں۔ لیکن خود براہ راست کوشش کریں کہ وہاں سے نکل جائیں اور کسی قسم کا موقع کسی کو نہ ملے۔ کیونکہ ایسی شرارت والی جگہوں کے بارے میں یہی حکم ہے کہ وہاں سے آ جاؤ۔ اور عورتیں خاص طور پر ان دنوں میں چھوٹی چھوٹی جگہوں پر بازاروں وغیرہ میں پھرنے کی کوشش نہ کریں۔ جو باہر سے آئی ہوئی ہیں ان کو بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا کسی بھی قسم کی کوئی شرارت ہو سکتی ہے۔

پھر جلسہ گاہ اور اس پورے علاقے میں جو ہماری مارکیوں کی جگہ ہے، رہائشی علاقہ ہے جو بھی ہم نے پورا ایریا لیا ہوا ہے اس میں عموماً تو ڈیوٹی سکیورٹی والوں کی لگی ہوئی ہے، خدام کی لگی ہوئی ہے، پولیس بھی نگرانی رکھ رہی ہے۔ لیکن ہر ایک کو بھی اپنے ماحول پہ نظر رکھنی چاہئے۔ اور اگر کسی کو دیکھیں کہ شرارت کی غرض سے کوئی اندر آ گیا ہے تو فوری طور پر انتظامیہ کو اطلاع کریں۔ اگر کسی پر بھی آپ کو شک پڑتا ہے اس کو نظر میں رکھیں اور ساتھ ساتھ رہیں، نظر سے اوجھل نہ ہونے دیں۔ اور عورتوں میں بھی خاص طور پر اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے اور اگر کوئی برقعہ پوش بھی اندر آئے اور وہ نقاب وغیرہ نہیں اتارتی تو اس پہ تو خاص طور پر نظر رکھنی چاہئے۔ اور بیگ وغیرہ بھی چیک ہونے چاہئیں لیکن اس طرح کہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ اور سب سے بڑھ کر جس طرح میں نے کہا کہ ہر احمدی کا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے اصلاح نفس کے ساتھ ساتھ، خود برکتیں سمیٹنے کے ساتھ ساتھ جلسے کے بابرکت ہونے کے لئے بھی اور خیریت سے اختتام پذیر ہونے کے لئے بھی دعائیں کرتے رہیں اور دعاؤں میں وقت گزاریں۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل فرمائے اور ہر ایک کو برکات سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁ ❁ ❁❁❁

قادیان میں رمضان گذارنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کیلئے ضروری اعلان

جو احباب قادیان میں رمضان المبارک کے ایام گذارنا چاہتے ہیں اور مرکزی مساجد میں اعتکاف کے خواہشمند ہوں۔ اپنی درخواستیں اپنے امیر اور صدر کی معرفت نظارت ہذا میں بھجوائیں اور اجازت ملنے پر قادیان کیلئے روانہ ہوں۔ امید ہے کہ احباب اس کی پابندی کریں گے اور اپنی درخواستیں 20.9.05 تک نظارت ہذا میں بھجوائیں گے درخواست میں مکمل پتہ اور فون نمبر اور فیکس نمبر لکھنا ضروری ہوگا۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد کو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرنی چاہئے
اگر آج کی مائیں تقویٰ پر قدم ماریں گی تو وہ احمدیت کی نسلوں کے مستقبل کو محفوظ کر رہی ہوں گی

اولاد کی تربیت کیلئے ضروری ہے کہ ہر ماں اپنے سچ کے معیار کو بلند سے بلند تر کر دے آپ کی سچائی کی دھاک اسقدر بیٹھے کہ ہر ایک بغیر سوچے سمجھے آپ پر یقین کرے

اگر عورت کی اصلاح ہو جائے اور وہ تقویٰ پر قائم ہو جائے معاشرے میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے لگ جائے تو دنیا میں بہت سے فساد ختم ہو جاتے ہیں

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ برموقعہ جلسہ سالانہ جرمنی برائے لجنہ اماءاللہ مورخہ 27 اگست 05ء بمقام منہائم جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کے تیسرے جلسہ سالانہ کے دوسرے روز مورخہ 27 اگست کے پہلے اجلاس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ مستورات سے لجنہ اماء اللہ کو خطاب فرمایا حضور اقدس کے خطاب سے پہلے تلاوت نظم کے بعد مختلف یونیورسٹیز میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والی ۴ طالبات کو حضور اقدس نے اپنے دست مبارک سے طلائی تمغہ جات عطا فرمائے پھر تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ○ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○ (الحجرات: ۱۲-۱۴)

ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو (تم میں سے) کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اے لوگو یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا اور ہمیشہ باخبر ہے۔

پھر فرمایا یہ ہے وہ بنیادی تعلیم جو اگر معاشرے میں رائج ہو جائے تو یہ دنیا بھی انسان کیلئے جنت بن جائے فرمایا عورتوں کی آبادی دنیا بھر میں مردوں سے زیادہ ہے اگر عورت کی اصلاح ہو جائے اور وہ تقویٰ پر قائم ہو جائے معاشرے میں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے لگ جائے تو دنیا میں بہت سے فساد ختم ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں بعض برائیوں سے رکنے اور تقویٰ پر قائم رہنے کی تلقین فرمائی ہے اس میں خاص طور پر عورتوں کو مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کیونکہ ایسے معاملات میں مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ ملوث ہو جایا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کیونکہ یہ عورت کی فطرت میں ہے کہ وہ اپنی بڑائی بیان کرنے کی کوشش کرتی ہے اسلئے اس عمومی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ نصیحت کی گئی ہے کہ کسی قوم کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک زیادہ بہتر ہو ہاں بعض عمل ہیں جو اللہ کو پسند نہیں جن کی وجہ سے اللہ ان کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن اللہ بہتر جانتا ہے وہ عالم الغیب ہے تم نہیں جانتے اسلئے تم کو کسی کو حقیر جاننے کا کوئی حق نہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ (نمل: ۶۶) یعنی تو کہہ دے کہ کوئی بھی جو آسمانوں اور زمین میں ہے غیب کو نہیں جانتا مگر اللہ۔

پس جس چیز کے بارے میں تم علم نہیں رکھتے تو پھر بلاوجہ اس کے بارے میں رائے زنی کرنے کا تمہیں حق نہیں تم جو دوسرے کو حقیر سمجھ کر اس کی عزت نفس کو حقیر کرنے کی کوشش کرتی ہو طنز کرتی ہو اس سے جہاں معاشرہ میں فساد پیدا ہوتا ہے وہاں خود اس لحاظ سے بھی عورت یہ کہکر گناہ گار بن رہی ہوتی ہے کہ میں اس کو اچھی طرح جانتی ہوں میں تو فلاں کو اچھی طرح جانتی ہوں یہ تو ایسی ہے ویسی ہے۔ فرمایا یہ دعوے بھی اگر باریک نظر سے دیکھیں تو ایک اعتبار سے خدائی کے دعوے بن جاتے ہیں گویا یہ اظہار ہے کہ میں غیب کا علم رکھتی ہوں پس ہمیں یہ نصیحت فرمائی ہے۔ نیکی اسمیں ہے کہ ان برائیوں کو چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو ورنہ یہ باتیں تمہیں خدا سے دور کر دیں گی اور ان حرکتوں کی وجہ سے تم فاسق کہلاؤ گی۔

فرمایا پھر بعض نام رکھ دیتی ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے کو ایسے ناموں سے نہ پکارو جس سے دوسروں کے نام بگاڑے جائیں یہ چیزیں ایمان میں کمزوری کا باعث بنتی ہیں ایسی حرکتیں کرنے کے بعد تمہاری ایمانی حالت جاتی رہے گی اللہ نے تو تم کو دوہرے انعام کا وارث بنایا ہے ایک انعام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مانکر اور دوسرا انعام حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاکر پس اس انعام کی قدر کرو اور بے ہودہ باتوں میں اپنا وقت ضائع نہ کرو تمہارا جو اعزاز خدا نے عطا کیا ہے اس کو برقرار رکھنے کی کوشش کرو اس تعلیم پر عمل کرو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے اور یہ اللہ کے فضلوں کے ساتھ ہوا ہے جب تم عاجزی دکھاؤ گی جب تم ایک دوسرے کی عزت کرنا سیکھو گی جب تم اللہ کے بتائے رستوں پر چلنے کی کوشش کرو گی تو تمہارا یہ اعزاز بلند سے بلندتر ہوتا چلا جائے گا۔

فرمایا آگے اللہ نے ان آیات میں مزید باتیں بتائیں کہ معاشرے کو فساد سے پاک کرنے کیلئے ضروری ہے کہ بدظنی سے بچا جائے اور بدظنی ایسی چیز ہے جس سے نہ صرف دوسرے کو نقصان ہوتا ہے بلکہ خود اپنی روحانی ابتری کے سامان پیدا کرتی ہے اسلئے تم ایسی بات سے جس کا کوئی وجود ہی نہیں خود کو دوسرے کے خلاف کرتی ہو اور دوسرے کو نقصان پہنچاتی ہو حالانکہ اس سے خود اپنے آپ کو نقصان پہنچا رہی ہوتی ہو فرمایا ایسی عورتیں اس فکر میں کہ دوسرا اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے خود کو بھی بلڈ پریشر میں مبتلا کرتی ہیں اور ایک عورت چونکہ ایک بیوی بھی ہے ایک ماں بھی ہے اسلئے اپنے خاوند کیلئے بھی مسائل پیدا کر رہی ہوتی ہے اور اپنے بچوں کو بھی خراب کر رہی ہوتی ہے ان کی اٹھان بھی بدظنی کے ماحول میں ہوتی ہے اور وہ بڑے ہوکر اس برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں فرمایا ایسی مائیں جہاں اپنے بچوں کو برباد کر رہی ہوتی ہیں وہیں جماعت کی امانت کو بھی جو ان کے پاس پل رہی ہوتی ہے برباد کر رہی ہوتی ہیں۔ بدظنیوں کے جو تبصرے ہو رہے ہوتے ہیں اللہ نے ان کو غیبت فرمایا اور مردہ بھائی کا گوشت کھانا قرار دیا ہے پس ان باتوں سے پرہیز کرو ان سے بچو اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے اس کی قدر کرو جو غلطیاں ہو چکیں ان کیلئے خدا سے مغفرت طلب کرو اللہ فرماتا ہے کہ میرے نزدیک متقی معزز ہے باقی رہے تمہارے قبیلے خاندان یا قومیتیں یہ تو صرف ایک پہچان ہیں جب ہم نے اس زمانے کے مسیح موعود اور حکم وعدل کو مان لیا اور ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ ہم نے دنیا کو امت واحدہ بنانا ہے تو پھر یہ قومیتیں یہ قبیلے یہ خاندان کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

پس آج ہر احمدی عورت اور ہر احمدی مرد کو تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی کوشش کرنی چاہئے اگر آج کی مائیں تقویٰ پر قدم ماریں گی تو وہ احمدیت کی نسلوں کے مستقبل کو محفوظ کر رہی ہوں گی۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جھوٹ سے بچنے کی بھی نصیحت فرمائی فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ فرمایا اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ انسان کو شرک کی طرف لے جاتا ہے جھوٹ بولنے والا سمجھتا ہے کہ چالاکی سے اپنی جان جھوٹ بول کر بچا لوں گا ایسے لوگ لوگوں کو تو دھوکا دے سکتے ہیں مگر خدا کو دھوکا نہیں

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ : دورہ کینیڈا حضور انور از صفحہ نمبر 16

چاہئیں۔ فرمایا ایک اصول ان سب پر لاگو نہیں ہو سکتا ہے۔ ہر ایک کی تربیت کے لئے مختلف پروگرام ہونے چاہئیں۔ پس اپنے تربیتی پروگراموں میں اس لحاظ سے دیکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: بعض پروگراموں میں آپ ذیلی تنظیموں سے مل کر ان کے تعاون سے بہتر صورت پیدا کر سکتے ہیں یا ان کے پروگراموں میں مدد دیں تو بہتر صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ نے ذیلی تنظیموں کو پروگرام بنا کر نہیں دینا بلکہ ان کے اپنے پروگراموں میں ان کی مدد کریں۔

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری تربیت سے اصلاحی کمیٹی کے کاموں کے بارہ میں بھی رپورٹ طلب فرمائی اور فرمایا یہ بہت بڑا کام ہے۔ مسائل بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے اس طرف خصوصی توجہ دیں۔

شعبہ وقف جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بچوں کو بھی اس نظام میں شامل کریں۔ فرمایا جماعتی طور پر تنظیموں کو شامل کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ ان کو ٹارگٹ دے دیا کریں جو مناسب ہو۔

سیکرٹری تعلیم نے گزشتہ سال کی ہدایات کے مطابق اپنے کام کی رپورٹ دی اور بتایا کہ نیشنل طور پر بھی اور ریجنل لیول پر بھی جماعتوں میں تعلیمی و تربیتی کلاسز ہوتی ہیں۔ اور مختلف پروگرام ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان سب پروگراموں کا آپ کو جماعتوں سے Feedback کیا ملتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ہر سیکرٹری کے پاس سرخ کتاب ہونی چاہئے جس میں وہ اپنے شعبہ کے بارہ میں جو بھی کمی ہے، نقائص ہیں، نوٹ کرے۔ یہ کتاب صرف جلسے کے لئے نہیں ہے ہر جگہ کے لئے ہے۔

حضور انور نے یونیورسٹی میں جانے والے طلباء کی فیسوں اور مدد کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اس بارہ میں مختلف پہلوؤں سے تفصیلی جائزہ لیا اور راہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے پرائیویٹ سکولز اور اس بارہ میں سروے کرنے کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

شعبہ زراعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بہت سارے لڑکے، احباب فارغ ہیں جو کوئی کام نہیں کر رہے ان سے قریب کی جگہوں پر کام کروائیں۔ حضور انور نے فرمایا جو زمینداره کر رہے ہیں ان سے ساری معلومات حاصل کریں۔ سیکرٹری زراعت نے بتایا کہ گھروں میں سبزیاں وغیرہ لگانے کا پروگرام شروع ہو چکا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا گھروں میں سبزیاں لگانا سستا ہے یا بازار سے خریدنا سستا ہے یا پھر لوگ شوق پیدا کرنے کے لئے لگاتے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بہت ساری فیملیاں یہاں آئی ہیں جن کے حالات اچھے نہیں ہیں یا جن کے کاروبار ختم ہو چکے ہیں ان کو مشورہ دیں کہ وہ لگائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ MTA کے لئے فارمز، غیرہ کے ڈاکومنٹری پروگرام تیار کر کے بھجوائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ زراعت کے تعلق میں ساری انفارمیشن اکٹھی کریں اس سے احمدی احباب کی مدد ہو سکتی ہے۔

سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ کو رشتوں کے تعلق میں فریقین کے بارہ میں رپورٹ حاصل کرنے کے تعلق میں بعض انتظامی ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا بعض خاندانوں پر پُرانے داغ لگے ہوتے ہیں جو دُھل بھی چکے ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود لوگ اس چیز کو لے کر بیٹھے رہتے ہیں اور رشتے نہیں دیتے یا اگر رشتے ہوتے ہیں تو پھر طعنے دیتے رہتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس بارہ میں امیر صاحب/صدران جماعت اور مربیان کو کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا باہر سے جو رشتے آتے ہیں ان کی بہت تحقیق کر لیا کریں۔ اسی طرح باہر سے آنے والے رشتوں میں اور یہاں سے بھی ہونے والے رشتوں میں فیملی بیک گراؤنڈ بھی دیکھ لیا کریں۔ بعض دفعہ لڑکی اور لڑکا نیک ہوتے ہیں لیکن والدین ٹھیک نہیں ہوتے جس کی وجہ سے شادیاں خراب ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فریقین کو رشتہ کی تجویز پیش کرنے کے بارہ میں شعبہ رشتہ ناطہ کو بعض انتظامی ہدایات دیں۔

اسسٹنٹ سیکرٹری امور خارجیہ نے حضور انور کی خدمت میں جلسہ سالانہ کی میڈیا میں کوریج کی رپورٹ پیش کی۔ سیکرٹری جائیداد نے بھی اپنے کام کی رپورٹ پیش کی۔

حضور انور نے شعبہ مال کے کام کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ بجٹ، آمد/خرچ اور چندہ دہندگان کی تعداد کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے بعض امور سے متعلق انتظامی ہدایات دیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو طلباء صرف تین ماہ کے لئے کام کر کے تین ماہ ہی چندہ ادا کرتے ہیں تو اس کو آپ مستقل چندہ دہندگان میں شامل نہیں کر سکتے۔ آپ کو ایسے لوگوں کو علیحدہ حیثیت میں رکھنا چاہئے۔

فرمایا: جو لوگ چندہ نہیں دے سکتے اور ان کے معاشی حالات خراب ہیں تو وہ باقاعدہ لکھ کر اجازت لیں۔

حضور انور نے سیکرٹری وقف نو کو ہدایت فرمائی کہ جو بچے بڑے ہو چکے ہیں اور 15 سال سے اوپر ہیں ان سے پوچھیں کہ والدین نے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا تھا اب آپ کا اپنا ارادہ کیا ہے؟۔ فرمایا: اس بارہ میں مرکز سے جو سرکلر آیا ہوا ہے اس کے مطابق کارروائی کر کے مرکز کو مطلع کریں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بچوں کا رجحان کیا ہے۔ بتایا گیا کہ زیادہ میڈیکل میں ہیں اور انجنیئرنگ میں ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کیا آپ ان کی کونسلنگ کرتے ہیں۔ ان کو مختلف پروفیشنز کے بارہ میں بتائیں۔ ساری معلومات ان کو مہیا کریں پھر ان پر چھوڑ دیں۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب نو مبائعین کو ہدایت فرمائی کہ نو مبائعین کو نظام میں شامل کرنے کے لئے خصوصی پروگرام بنائیں اور اس پر عمل کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے پاس پورا ریکارڈ ہونا چاہئے کہ کتنوں کو آپ نے نظام میں شامل کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا آپ تمام جماعتوں کے سیکرٹریان نو مبائعین کو فعال کریں۔ ہر جماعت کے سیکرٹری کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی جماعت کے نو مبائعین سے مستقل رابطہ رکھے اور انہیں اپنے پروگراموں میں شامل کرے اور نظام جماعت کا حصہ بنائے۔ فرمایا ان کی کلاسز لگائیں، محنت کریں اور ان میں سے جو اچھے ہیں ان کو اجتماعات اور جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں میں شامل کریں۔

حضور انور نے میٹنگ میں شامل ہونے والے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ مربیان براہ راست انتظامی معاملات میں دخل نہیں دیتے لیکن جہاں تک تربیت کا، جماعت کو توجہ دلانے کا کام ہے وہ آپ نے کرنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کسی کی غلطی دیکھ کر براہ راست جو اٹیک ہو جاتے ہیں وہ نہ ہوا کریں۔ عمومی طور پر توجہ دلانی چاہئے۔ اگر اصلاح کی زیادہ ضرورت ہے تو پھر ذاتی طور پر توجہ دلائیں۔

شعبہ وصایا کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وصایا نے بتایا کہ موصیان کی تعداد میں جو اضافہ ہو رہا ہے اس میں نوجوان اور پڑھے لکھے لوگ زیادہ تعداد میں شامل ہوئے ہیں۔

سیکرٹری تحریک جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کا پوزیشن کے لحاظ سے پانچواں نمبر چلا آ رہا ہے۔ ایک ہی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اب اس سے باہر نکلیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس روح کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ ہم نے آگے بڑھنا ہے۔

شعبہ امور عامہ کو حضور انور نے مختلف انتظامی امور سے متعلق ہدایات دیں۔ سیکرٹری تبلیغ کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ شہروں سے باہر جا کر رابطے کریں اور چھوٹی جگہیں تلاش کریں۔ فرمایا بعض چھوٹی آبادیاں ہزار بارہ سو کی ہوتی ہیں ان میں جا کر جماعت کا تعارف کروائیں۔ ایک دفعہ ہر جگہ تعارف ہو جائے۔ اس طرح جو چھوٹی پاکٹ ہیں ان میں زیادہ کام کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ سوا گیارہ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

نائب صدر صف دوم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ صف دوم کے تمام انصار کو چندہ کے نظام میں شامل کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ان کی سائیکل ریس وغیرہ کروا لیا کریں۔ آؤٹنگ وغیرہ کے پروگرام ہونے چاہئیں۔

قائد مال سے حضور انور نے ان کے بجٹ، چندہ دینے والے انصار کی تعداد، کمانے والے انصار کی تعداد اور اس تعلق میں دیگر امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اور ہدایات سے نوازا۔ معاون صدر سے حضور انور نے ان کے سپرد کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد صحت جسمانی نے حضور انور کی خدمت میں مختلف ٹورنامنٹس اور کھیلوں کی رپورٹ پیش کی۔ قائد ایثار نے خدمت خلق کے کام کے بارہ میں رپورٹ پیش کی۔ حضور انور نے قائد ایثار کو فرمایا کہ انصار اللہ کا لائحہ عمل پڑھیں اس کے مطابق سکیم بنا کر کام کریں۔

قائد وقف جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ انصار سے ذاتی رابطے پیدا کریں تا کہ آپ کا ٹارگٹ پورا ہو۔ قائد تربیت نے حضور انور کو بتایا کہ نماز باجماعت کے قیام کی طرف توجہ دی جا رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس کا Follow Up ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا: اصل چیز یہ نہیں ہے کہ سکیم بنائی یا پروگرام بنایا۔ اصل چیز یہ ہے کہ کیا حاصل ہوا ہے اور کیا نتیجہ نکلا ہے؟۔

قائد تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مطالعہ کتب میں اور امتحانات میں مجلس عاملہ کو بھی شامل کریں اور ان سے رپورٹ لیتے رہا کریں کہ کتنے صفحات کا مطالعہ کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے خزانے میں سے حصہ لیتے رہیں۔

ایڈیشنل قائد مال کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ چندہ کے سلسلہ میں ہر ایک سے رابطہ رکھیں اور سبھی کو اس نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

انصار اللہ کے اراکین خصوصی سے حضور انور نے فرمایا کہ اپنے لئے اور باقیوں کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق دیتا ہے۔

قائد اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ رسالہ انصار اللہ جو آپ کو پاکستان سے آتا ہے اس کی تعداد بڑھائیں۔ آپ کے جو Active انصار ہیں وہ یہ رسالہ لگوا سکتے ہیں۔

قائد تجنید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ہر سال آپ کی تجنید مکمل ہونی چاہئے۔ خدام انصار میں آ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر سال تجنید مکمل کیا کریں۔ فرمایا قائد تجنید بہت مستعد ہونا چاہئے۔

قائد عمومی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جن مجالس سے آپ کو رپورٹس موصول نہیں ہوتیں ان کو بار بار یاد دہانی کروائیں اور ان کے پیچھے پڑیں اور کوشش کریں کہ آپ کو سو فیصد مجالس سے رپورٹ ملیں۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ میٹنگ

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ کے بعد نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ بارہ بج کر چالیس منٹ پر شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمام شعبہ جات کی کارکردگی اور کام کا جائزہ لیا اور آئندہ کے لائحہ عمل اور پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اس تعلق میں ہر سیکرٹری کو اس کے شعبہ کے بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کی یہ میٹنگ قریباً پونے دو بجے ختم ہوئی۔

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا اور مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

دو بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ

چار بج کر پچیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

مہتمم تعلیم نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ خدام کا امتحان لیا گیا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کس علاقہ کے خدام زیادہ Active ہیں۔ بتایا گیا کہ کیلگری جماعت کے خدام زیادہ مستعد ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کیلگری کے خدام تو مختلف مقامات پر ٹھہرے ہوئے ہیں اور آپس میں فاصلے ہیں جبکہ Peace Village

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 میگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652 ,2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468 ,2237-0471

اور Ahamdiyya Abode of Peace کے خدام تو ایک جگہ پر اکھٹے ہیں ان کو زیادہ Active ہونا چاہئے۔فرمایا آپ کی عاملہ کے ممبران بھی یہاں ہیں اس لئے یہاں خدام کی مجالس کو زیادہ مستعد اور فعال ہونا چاہئے۔ہر ایک سے رابطہ کرنا آسان ہے یہاں کی مجالس سے امتحان دینے والے خدام کی تعداد زیادہ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا نماز سادہ، نماز باترجمہ، قرآن کریم ناظرہ کتنے خدام کو آتا ہے اس کا بھی جائزہ لیں۔ گزشتہ سال کی آخری رپورٹ سے آپ کا موازنہ ہونا چاہئے کہ اس میں دوران سال کتنا اضافہ ہوا ہے۔

مہتمم تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کے تبلیغی رابطے کم ہیں اس طرف توجہ دیں۔آپ نے دوران سال جو بیعتیں حاصل کی ہیں ان کی تعداد بھی بہت کم ہے۔حضور انور نے فرمایا اتنی تھوڑی بیعتیں دیکھ کر آپ نے سوچا نہیں کہ کس طرح زیادہ تعداد میں حاصل کرنی ہیں۔اگر آپ کا طریق کار ایسا ہے جو اثر نہیں کر رہا تو اس کے متبادل کے لئے کیا سوچا ہے؟ تبلیغ کے لئے نئی نئی راہیں تلاش کریں۔

مہتمم اطفال کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جب بچے خدام میں جانے والے ہوتے ہیں تو اس وقت ان میں تبدیلی آتی ہے اس وقت ان کی تربیت بہت ضروری ہے۔حضور انور نے بچوں کو چندہ وقف جدید کے نظام میں شامل کرنے کی ہدایت فرمائی اور اطفال کے ماہانہ چندوں اور بجٹ کا جائزہ لیتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ اگر ایک طفل اپنا کوک کا ایک ٹن اور ایک چاکلیٹ قربان کرے تو آپ کا چندہ مجلس اور وقف جدید دوگنا ہو سکتا ہے۔

'حضور انور نے فرمایا بچوں کو نماز کے ساتھ ساتھ چندہ کی عادت بھی ڈالیں۔پہلی چیز نماز ہے پھر اس کے ساتھ مالی قربانی کا ذکر ہے۔اگر آپ ان کو نماز اور چندہ کی عادت ڈال دیں گے تو وہ بڑے ہو کر بھی چندہ ادا کرتے رہیں گے۔ بڑے ہو کر جب بوجھ ڈالا جاتا ہے تو مشکل محسوس ہوتی ہے اس لئے بچوں کو شروع سے ہی اچھی طرح سمجھائیں۔

نائب صدر اور معاون صدر سے بھی حضور انور نے ان کی ذمہ داریوں اور کام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کھیلوں میں جولڑائیاں ہوتی ہیں ایسے خدام کی تربیت کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔فرمایا 'کھیل' کھیل ہے اس کو زندگی اور موت کا سوال نہیں بننا چاہئے۔فرمایا کھیل سے پہلے ہی نظر ہونی چاہئے بجائے اس کے کہ کوئی لڑائی کا واقعہ ہو جائے۔

حضور انور نے اس بات کا بھی جائزہ لیا کہ کتنے خدام باقاعدہ خطبہ جمعہ سنتے ہیں اور کتنے بے قاعدہ سننے والے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو نہیں سنتے۔اس بارہ میں بھی حضور انور نے ہدایات سے نوازا۔نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

مہتمم مال سے حضور انور نے خدام کے بجٹ اور چندہ دینے والے خدام کی تعداد اور چندہ کے معیار کا جائزہ لیا۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو خادم جماعت کا لازمی چندہ نہیں دے رہا اس سے آپ نے خدام کا چندہ نہیں لینا۔فرمایا نظام کی پابندی کی عادت ڈالنی ہے۔تربیت اور اصلاح ضروری ہے۔پیسے اکٹھے کرنا مقصد نہیں ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ اخراجات کے بعد سال کے آخر پر جو رقم بچتی ہے وہ ریزرو میں جائے گی۔گو وہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کی رقم ہے لیکن وہ خرچ خلیفۃ المسیح کی اجازت سے ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: ذیلی تنظیموں نے مل کر جو مشترکہ ہال بنانا ہے جس کی تجویز ہے اس سے آپ سب کس طرح استفادہ کریں گے۔کھیلیں ہیں، دوسرے اجلاسات اور تربیتی و تعلیمی پروگرام ہیں اس لئے پہلے اس کا اچھی طرح سے جائزہ لے لیں۔

مہتمم صحت جسمانی نے کھیلوں کے پروگراموں کے بارہ میں حضور انور کی خدمت میں اپنی رپورٹ پیش کی۔

مہتمم اشاعت نے بتایا کہ خدام الاحمدیہ اپنا رسالہ ''النداء'' شائع کر رہی ہے۔حضور انور نے فرمایا رسالہ ''خالد'' بھی منگوایا کریں اور کافی تعداد میں منگوائیں۔مہتمم صنعت و تجارت کو حضور انور نے فرمایا جو بھی معلومات آپ کے پاس ہوں ان کو نوٹس بورڈ پر بھی لگایا کریں تا کہ خدام کو علم ہوتا رہے۔مہتمم تعلیم نے بھی اپنی رپورٹ اور یونیورسٹیوں میں سیمینار کے انعقاد کی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔

مہتمم سمعی و بصری کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ڈاکومنٹری پروگرام تیار کریں۔بعض انتظامی امور سے متعلق بھی حضور انور نے ہدایات سے نوازا۔

مہتمم تربیت نو مبائعین کو حضور انور نے نو مبائعین سے رابطہ رکھنے کی ہدایت فرمائی۔فرمایا ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔جب آپ کا رابطہ اور تعلق ختم ہوتا ہے تو پھر یہ لوگ غائب ہو جاتے ہیں۔

مہتمم تجنید کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے طور پر خدام کی علیحدہ تجنید تیار کریں اور ہر سال آپ کی تجنید تیار ہونی چاہئے۔کئی اطفال خدام میں آرہے ہوتے ہیں اور خدام انصار میں جارہے ہوتے ہیں۔

مہتمم عمومی کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ مساجد میں اور سنٹرز میں نماز جمعہ وغیرہ پر باقاعدہ ڈیوٹی ہونی چاہئے۔

مہتمم وقار عمل کو حضور انور نے فرمایا کہ مساجد / سنٹرز وغیرہ کی باقاعدہ صفائی ہوتی رہنی چاہئے۔فرمایا کئی جگہ جماعت کی زمینیں ہیں۔شعبہ صنعت و تجارت کے ساتھ مل کر فارم وغیرہ ہی بنادیں۔

مہتمم تحریک جدید سے حضور انور نے خدام کے وعدوں کا جائزہ لیا۔

مہتمم خدمت خلق نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ خدام خون کا عطیہ دیتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ خون دینے والے خدام کو ایک انتظام کے تحت رجسٹر کروائیں تا کہ اگر ایمرجنسی میں ضرورت پڑے تو ان کو بلا لیا جائے۔فرمایا ہر جگہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کے نام پر رجسٹر کروائیں۔جماعت کے تعارف کا ایک ذریعہ ہے۔فرمایا جتنا صاف خون احمدی کا ہے اتنا کسی کا نہیں ہوگا۔

حضور انور نے آخر پر خدام الاحمدیہ کو ایک اصولی ہدایت فرمائی کہ آپ نے اگر کوئی فنڈ اکٹھا کرنا ہو تو خود نہیں کرنا بلکہ خلیفۃ المسیح سے اس کی اجازت لینی ہے۔اسی طرح از خود براہ راست کینیڈا سے باہر کہیں بھی رقم نہیں بھجوانی۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجے ختم ہوئی اس کے بعد مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

واقفین نو کینیڈا کی کلاس

اس کے بعد سوا چھ بجے ''مسجد بیت السلام'' میں واقفین نو کینیڈا کی کلاس شروع ہوئی۔کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم شیراز احمد نے کی۔اس کا انگریزی ترجمہ سرمد نوید نے پیش کیا۔اس کے بعد عزیزم سمیر دانیال بٹ نے استقبالیہ تقریر کی۔بعد ازاں عزیزم عدنان حیدر نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عربی قصیدہ میں سے منتخب اشعار عزیزم طلال کابلوں نے پڑھ کر سنائے۔ان اشعار کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم دایان منور نے پیش کیا۔اس کے بعد پانچ بچوں عزیزم اعزاز خان، بلال حبیب، غالب ہاتن، سعید سربہ اور اظہر نورایانے مل کر TORNTO پر ایک پروگرام پیش کیا۔

اس کے بعد کراٹے کا ایک مختصر مگر دلچسپ نمائشی مقابلہ دو بچوں ساجد اقبال اور قاصد اقبال نے پیش کیا جسے حضور انور نے بہت پسند فرمایا۔مقابلہ شروع ہونے سے قبل حضور انور نے مقابلہ کرنے والے بچوں سے فرمایا چلو ٹوپی اتار دو اور اپنے کرتب دکھاؤ۔بچوں کو آخر میں مخاطب کر کے حضور انور نے فرمایا کوئی توڑ پھوڑ نہیں دکھائی تھی؟

کراٹے کے اس پروگرام کے بعد عزیزم غلام احمد نے 'اطاعت خلافت' کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔ اس پروگرام کے آخر پر ایک نظم عزیزان فرحان قریشی، سلمان قریشی اور فیضان قریشی نے مل کر پیش کی۔کلاس کے اختتام پر حضور انور نے تمام بچوں کو ٹوپیاں عنایت فرمائیں اور چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائیں۔

واقفات نو بچیوں کی کلاس

واقفین نو کی کلاس کے بعد واقفات نو بچیوں کی کلاس شروع ہوئی۔اس کلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عزیزہ میمونہ خان نے کی۔اس کا اردو ترجمہ عزیزہ متیقہ سندس اور انگریزی ترجمہ صبیحہ احمد نے پیش کیا۔اس کے بعد استقبالیہ تقریر عزیزہ نائلہ چوہدری نے پیش کی۔ بعد ازاں عزیزہ عائشہ صدف اور شاہدہ منور نے کلام طاہر سے نعت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ سدرہ احمد نے پیش کیا۔اس کے بعد ایک بچی محسنہ اسلام نے خوش الحانی کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے قصیدہ کے اشعار پڑھ کر سنائے۔اس پر حضور انور نے فرمایا کہ کینیڈا کی جماعت میں بہت ٹیلنٹ اور پوٹینشل ہے۔ان اشعار کا اردو ترجمہ عزیزہ دلیبہ مجید اور انگریزی ترجمہ عزیزہ طوبیٰ سید نے پیش کیا۔

قصیدہ کے بعد عزیزہ طلعت صالح، شازیہ عزیز، امتہ الباسط اور عائشہ منور نے مل کر ٹورانٹو اور مانٹریال کے بارہ میں ایک خوبصورت پریزنٹیشن پیش کی۔اس کے بعد ایک تقریر بعنوان ''واقفات نو اور ان کی ذمہ داریاں'' ایک بچی ملاحت خولہ نے پیش کی۔

پروگرام کے آخر پر عزیزہ علینہ قیصر، سیدہ فوقیہ ماہم، مبشرہ فردوس رسول، خولہ نثار اور طلعت صالح نے مل کر ترانہ پیش کیا جس کا انگریزی ترجمہ نتاشہ منابل نے پیش کیا اور یہ پروگرام آٹھ بجے شام اپنے اختتام کو پہنچا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو حجاب عطا فرمائے اور چاکلیٹ بھی عطا فرمائیں۔

بچیوں کی کلاس

واقفات نو بچیوں کی کلاس کے بعد ان بچیوں کی کلاس ہوئی جو وقف نو میں شامل نہیں ہیں۔اس کلاس کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ناجیہ حسن نے کی۔اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ نوال مہدی نے پیش کیا۔اس کے بعد عزیزہ ولیبہ باجوہ نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث پیش کی۔

بعد ازاں آنحضرت ﷺ کی محبت الٰہی کے عنوان پر عزیزہ فرحانہ میاں اور انعم ضیاء نے تقاریر کیں۔

اس کے بعد عزیزہ باسمہ اور حرا نے مل کر اردو نظم ''ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دے دے'' پیش کی۔اس نظم کے بعد ''اللہ میاں کا خط ہے جو میرے نام آیا'' کے عنوان سے قرآن کریم کے موضوع پر عزیزہ نتاشہ، عیشہ اعجاز اور عزیزہ امبر نے تقاریر کیں۔

اس کے بعد عزیزہ باسمہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؏ 'ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی سیرت پر عزیزہ خولہ میاں اور ماریہ پاشا نے انگریزی زبان میں تقاریر کیں۔

اس پروگرام کے آخر پر پانچ بچیوں نصاحیہ شاہ، نبیلہ شاہین، عدیلہ انعم، فہیم اور عزیزہ سکینہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پانچ پیشگوئیاں پڑھ کر سنائیں۔

آخر پر حضور انور نے اس کلاس میں شامل ہونے والی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

فیملی ملاقاتیں

ان کلاسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں رات نو بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔جماعت احمدیہ کینیڈا کی جماعتوں ٹورانٹو سنٹرل، پیس ویلج، VAUGHAN، ویسٹن ساؤتھ، سکاربرو، نارتھ یارک اور مسی ساگا کے بیس خاندانوں کے یکصد افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔آج ملاقات کرنے والوں میں یمن اور پاکستان سے آنے والے بعض افراد بھی شامل تھے۔

ملاقاتوں کے بعد ساڑھے دس بجے حضور انور نے 'مسجد بیت السلام' میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

6؍جولائی 2005ء بروز بدھ:

صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر 'مسجد بیت السلام' میں تشریف لاکر پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

آج کینیڈا کے دورہ کا آخری دن تھا۔صبح ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فیملی ملاقاتوں کے لئے تشریف لائے۔سب سے پہلے [illegible] فیملیز نے [illegible] افراد نے حضور انور سے اجتماعی ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔یہ اجتماعی ملاقات ساڑھے دس بجے تک جاری رہی۔

اس کے بعد کینیڈا کی جماعتوں مسی ساگا، بیشن ساؤتھ، ویسٹن نارتھ، بریمپٹن، ٹورانٹو سنٹرل، جیک ویلج

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائٹر۔سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ:۔خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔کراچی۔فون 629443

اوو رچمنڈ ہلکے تمیں خاندانوں کے 168 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔آج ملاقات کرنے والوں میں پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز بھی شامل تھیں۔

مبلغین سلسلہ کی میٹنگ

فیملی ملاقاتوں کے بعد مبلغین سلسلہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔حضور نے دعا کروائی اور باری باری تمام مبلغین سے ان کے سپرد علاقہ کی جماعتوں اوران کے پروگراموں اور روزمرہ مصروفیات کا تفصیل سے جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔حضور انور نے گزشتہ سالوں کے نومبائعین،ان سے رابطوں اوران کی تعلیم وتربیت کے پروگراموں کا جائزہ لیتے ہوئے مبلغین کو اس بارہ میں تفصیلی ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا سب نئے بیعت کرنے والوں سے رابطہ اور تعلق ہونا چاہئے۔ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔حضور انور نے فرمایا اسی طرح جولوگ کمزور ہیں اور ان کا جماعت سے تعلق اور رابطہ نہیں ہے ان سب سے بھی رابطہ کریں،ان کے گھروں میں جائیں اور انفرادی رابطے کریں اور ان کو قریب لائیں اور چندہ کے نظام میں بھی شامل کریں۔

حضور انور نے مبلغین سے ان کے سپرد جماعتوں کے آپس میں فاصلے بھی دریافت فرمائے اور جماعتوں کے دورہ اور دورہ کے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے مختلف سنٹرز میں نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں جائزہ لیا اور اس بارہ میں مبلغین کو توجہ دلائی۔حضور انور نے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ نماز جمعہ باری باری اپنے حلقہ کی مختلف جماعتوں میں جاکر ادا کیا کریں۔

حضور انور نے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ تبلیغ کے لئے نئی راہیں تلاش کریں اور دیہاتوں میں شہروں سے باہر چھوٹی آبادیوں میں جائیں اور تبلیغ کے لئے اپنا طریق کار بدلیں۔ضروری نہیں کہ پرانی طرز ہی ہو۔فرمایا دیہاتوں میں نفوذ کریں قریب کے دیہاتوں میں کام کریں اس طرح آپ کا تعارف بڑھے گا۔نیک لوگ قریب آئیں گے۔وقت تو لگے گا لیکن اسی طرح نفوذ ہوگا۔حضور انور نے مبلغین کو مطالعہ کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا دوسری کتب کے مطالعہ کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ضرور آپ کے مطالعہ میں رہنی چاہئیں۔

حضور انور نے تبلیغ کے ضمن میں مزید ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ بعض کام تو گزشتہ سالوں سے کررہے ہیں بک سٹال وغیرہ لیکن ایک جگہ آکر ٹھہر جاتے ہیں۔فرمایا نئے راستے تلاش کریں کہ کس طرح کام بڑھانا ہے اور کامیابیاں حاصل کرنی ہیں۔فرمایا کام کرنا اور ایک جگہ آکر ٹھہر جانا اس سوچ کو توڑنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیہاتوں میں جولٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے اس کے بعد مسلسل Follwo Up اور رابطہ کی ضرورت ہے۔فرمایا آپ احباب کے داعیین الی اللہ کے چھوٹے چھوٹے گروپس بنائیں اور ان کو گائیڈ کریں۔وہ دیہاتوں میں جائیں،کام کریں اور فیملی فرینڈز بنالیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ فرانس میں اس طرح کامیابی ہوئی ہے کہ احمدی احباب نے پہلے بعض فیملیز سے رابطہ کیا اور دوستی کا تعلق رکھا جس کے نتیجہ میں بعد میں ایسی فیملیز نے بیعتیں بھی کیں۔فرمایا عربوں میں،افریقنوں میں اور دوسری قوموں میں کام کریں اور اس سلسلہ میں جو ڈیسک بنائے ہیں ان کو گائیڈ کریں کہ کس طرح کام کرنا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اصل چیز مستقل رابطہ اور تعلق ہے۔رابطہ نہیں ہوتا تو بیعتیں ضائع ہوجاتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کی تربیتی ٹیموں کا مستقل رابطہ ہونا چاہئے تاکہ جگہ علاقہ تبدیل ہونے کی صورت میں اس شخص کا ایڈریس اور پتہ دوسری جماعت کو بتاسکیں۔

حضور انور نے فرمایا جہاں جہاں عرب پاکس ہیں وہاں نفوذ کی کوشش کریں ان میں رجحان ہے۔حضور انور نے مبلغین کو بچوں،نوجوانوں کی تربیت کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی۔فرمایا مبلغین کی طرف سے سختی نہیں ہونی چاہئے۔پیار و محبت سے سمجھایا کریں۔شفقت کا سلوک رکھیں اس طرح وہ زیادہ قریب آتے ہیں۔بچوں اور نوجوانوں پر یہاں کے ماحول کا اثر ہے۔آپ سختی کریں گے تو وہ پیچھے ہٹ جائیں گے اس لئے نرمی سے قریب کریں۔

حضور انور نے فرمایا جولوگ جماعت سے Attach ہیں جماعت سے مستقل رابطہ اور تعلق ہے ان سے جو مرضی سلوک کریں ان کے رابطہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی لیکن ایک طبقہ ایسا ہے جو نرمی چاہتا ہے ان سے نرم رویہ رکھا جائے۔ حضور انور نے فرمایا نرمی کے اوپر جماعتی تعلیم،روایات اور تقدس کو قربان نہیں کردینا۔دونوں چیزیں اکٹھی چل سکتی ہیں۔

حضور انور نے بعض انتظامی امور سے متعلق بھی جائزے لئے اور ہدایات سے نوازا۔حضور انور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ یہاں جو ریڈ انڈین کے گاؤں ہیں علاقے ہیں وہاں جاکر دیکھنا چاہئے،تعارف کریں تو پتہ لگے گا کہ ان کا مزاج کیسا ہے۔

مبلغین کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر سوا دو بجے تک جاری رہی۔اس کے بعد حضور انور نے مسجد بیت السلام میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

الوداعی منظر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مختلف جماعتوں سے Peace Village میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے لیکن نماز ظہر کے وقت ایک بڑی بھاری تعداد میں لوگ پیس ولیج پہنچے۔نماز کے بعد احباب جماعت مرد،خواتین،بچے،بوڑھے احمدیہ ایونیو کے کنارے جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔سخت گرمی کے باوجود تین ہزار کے قریب احباب حضور انور کی رہائشگاہ کے سامنے جمع ہوکر اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے تاب تھے۔اس دوران بچوں اور بچیوں کی طرف سے مسلسل الوداعی نغمات ”یاد آئے وقت رخصت“ ”جاتے ہومری جان خدا حافظ وناصر“ پڑھے جارہے تھے۔

روانگی سے کچھ دیر قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت Peace Village میں مکرم ملک عبدالحمید صاحب اور مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نائب امیر اول کینیڈا کے گھروں میں کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے۔

بالآخر جدائی کی گھڑی آن پہنچی جب حضور انور کینیڈا کی سرزمین سے رخصت ہوکر تشریف لے جانے والے تھے۔ساڑھے چار بجے کے قریب حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور الوداعی دعا کروائی۔اس دوران بڑے رقت آمیز نظارے دیکھنے کو ملے۔احباب وخواتین یہاں تک کہ بچوں کی آنکھوں میں بھی آنسو نظر آرہے تھے۔ جب حضور انور کی گاڑی احمدیہ ایونیو سے مین روڈ پر آتے ہوئے ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئی تو ہزاروں ہاتھ فضا میں بلند ہوئے۔احباب نے دعاؤں اور محبت و فراق کے جذبات اور آنسوؤں سے اپنے پیارے امام کو الوداع کیا۔ ہرطرف سے السلام علیکم،فی امان اللہ اور خدا حافظ کی آوازیں آرہی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام Peace Village میں مجموعی طور پر 14 دن رہا۔اس دوران ”امن کی بستی“ کے مکینوں نے لمحہ لمحہ برکتیں لوٹیں اور اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا۔بچے،بچیاں اور خواتین ہروقت اپنے ہاتھوں میں کیمرے لئے ہوتی تھیں اور جہاں موقع ملتا حضور انور کی تصویریں کھینچتیں اور ویڈیو بناتیں۔ جب بھی حضور مختلف پروگراموں کے لئے تشریف لے جاتے خواتین اور بچیاں پہلے سے ہی ان راستوں پر کھڑے ہوکر انتظار کرتیں جہاں سے حضور انور کا گزر ہوتا۔اس دوران جہاں وہ شرف زیارت حاصل کرتیں اور دیدار کرتیں وہاں حضور انور کے ایک ایک لمحہ کو اپنے کیمروں میں محفوظ کرتیں۔شاید ہی کوئی ایسا لمحہ ہو کہ حضور انور اپنی رہائشگاہ سے یا اپنے دفتر سے کسی پروگرام کے لئے یا نماز کی ادائیگی کے لئے باہر نکلے ہوں تو آگے ان خواتین اور بچیوں کو منتظر نہ پایا ہو۔پھر ان مبارک ایام میں حضور انور نے مختلف اوقات میں پیس ولیج کی مختلف گلیوں میں پیدل سیر بھی فرمائی اس دوران بھی اس بستی کے خوش نصیب مکین اپنے اپنے گھروں سے آکے حضور انور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جمع ہوجاتے تھے۔بعض خواتین اور بچیاں اپنے اپنے گھروں کی بالکونیوں میں کھڑی اپنے ہاتھ میں کیمرے لئے ہوئے تصاویر بنارہی ہوتیں۔خوشی ومسرت سے احباب جماعت کے چہرے تمتمارہے ہوتے۔ان ایام میں پیس ولیج کی گلیوں میں اور مشن ہاؤس اور مسجد کی طرف جانے والے راستوں پر بھی ہزاروں کی تعداد میں اس بستی کے عشاق نے اپنے پیارے آقا کی تصاویر بنائیں اور ویڈیوز بنائیں اور دیدار کا کوئی لمحہ ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔

سواپانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ائرپورٹ پہنچے اور امیگریشن کی کارروائی کے بعد ائرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ائرپورٹ پر آنے والے جماعتی عہدیداران نے اپنے ہاتھ ہلاکر حضور انور کو الوداع کہا۔امیر صاحب کینیڈا اور جنرل سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا حضور انور ایدہ اللہ کو جہاز کے دروازے تک چھوڑنے آئے۔ان دونوں عہدیداران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔اس کے بعد حضور انور جہاز کے اندر تشریف لے گئے۔

ٹورانٹو میں قیام اور آٹوا اور مانٹریال کے سفروں کے دوران حضور انور کی گاڑی کو ڈرائیو کرنے کی سعادت امیر صاحب کینیڈا اور مبارک احمد صاحب کے حصہ میں آئی۔ جبکہ کیلگری میں قیام اور ایڈمنٹن اور سسکاٹون کے سفر کے دوران یہ سعادت مکرم سلیمان خالد صاحب صدر جماعت کیلگری کے حصہ میں آئی۔وینکوور میں قیام اور کیلگری تک کے سفر کے دوران یہ سعادت مکرم لطف الرحمٰن خان صاحب اور ڈاکٹر وسیم الرحمٰن خان صاحب کو نصیب ہوئی۔

برٹش ائرویز کی فلائٹ نمبر BA092 ساڑھے چھ بجے شام ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ائرپورٹ سے ہیتھرو ائرپورٹ لندن کے لئے روانہ ہوئی۔

سات جولائی بروز بدھ صبح چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور کا جہاز لندن ہیتھرو ائرپورٹ پر اترا۔امیگریشن کی کارروائی کے بعد حضور انور ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے جہاں مکرم امیر صاحب .U.K نے دیگر جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ائرپورٹ سے روانہ ہوکر پونے آٹھ بجے حضور انور مسجد فضل لندن پہنچے جہاں احباب جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ایک بچی نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔حضور انور نے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہرشر سے بچائے۔اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

درسی سال 2005-06 کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان مقرر کیا ہے۔

”عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی“

مقالہ میں اول اور دوئم آنے والے اُمیدواران کو مبلغ -/3500 اور -/2500 کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ۔مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔جو اُردو،ہندی،انگریزی میں لکھا جاسکتا ہے۔☆۔مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔☆۔مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔☆۔مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اسکی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔☆۔مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔☆۔مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔تمام احباب جماعت خصوصاً طلباء اور طالبات سے اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔مقالہ 30.11.05 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

مجلس انصار اللہ قادیان کا ایک روزہ سالانہ اجتماع

نماز تہجد۔ دُعاؤں اور ذکر الٰہی کے روح پرور ماحول میں منعقد ہوا

مورخہ 14.8.05 کو مجلس انصار اللہ قادیان کا ایک روزہ سالانہ اجتماع مسجد مبارک میں نماز تہجد کی ادائیگی سے شروع ہوا جو مکرم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر نے پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم و محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے انصار اللہ کی ذمہ داریاں کے موضوع پر درس دیا بعد ازاں انصار بھائیوں نے مسجد ہی میں اجتماعی تلاوت قرآن پاک کی بعدہ مزار مبارک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اجتماعی دُعا ہوئی۔

افتتاحی اجلاس: ٹھیک نو بجکر پندرہ منٹ پر زیر صدارت مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ بھارت افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرم کے اے محمد ظفر اللہ کی تلاوت سے ہوا۔ بعدہ صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ اس کے بعد مکرم سفیر احمد صاحب شمیم نے نظم سنائی بعدہ مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان نے مجلس کی سالانہ کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم عنایت اللہ صاحب نائب صدر صف اوّل نے نظام وصیت کی اہمیت اور اس کی برکات کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر محترم قاری نواب احمد صاحب نائب صدر صف دوئم نے ''پاکستان میں جماعتی حالات کے موضوع پر کی اس کے بعد صدر مجلس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں نظام وصیت کی برکات کا ذکر فرمایا۔ اور تمام اراکین مجلس کو اس میں شامل ہونے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی نصائح فرمائیں۔ افتتاحی اجلاس کے اختتام پر تمام سامعین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

مجلس سوال و جواب: اس کے بعد ایک دلچسپ مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں درج مجیب حضرات نے سامعین کے علمی و دینی سوالات کے جوابات دیئے۔

مقابلہ کوئز: اس کے بعد مقابلہ کوئز شروع ہوا منتظمین کوئز نے لائحہ عمل کے مطابق اس پروگرام کو بڑی ہی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا تمام حاضرین اس پروگرام سے بہت محظوظ ہوئے۔ الحمد للہ۔

اس کے بعد تمام اراکین نے نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں ادا کی اور افتتاحی اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔

علمی ورزشی مقابلہ جات: اس موقعہ پر علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے جس کا آغاز 12 اگست بروز جمعۃ المبارک سے ہو گیا تھا۔

اختتامی اجلاس: مورخہ ۱۴ اگست ٹھیک ۸ بجے شب اختتامی اجلاس کی کارروائی زیر صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوئی۔

تلاوت قرآن مجید مکرم تنویر احمد صاحب خادم نے کی۔ مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ بعد ازاں مکرم عبد الوکیل صاحب نیاز زعیم اعلیٰ انصار اللہ قادیان نے خطاب فرمایا اور انصار اللہ کو حقیقی معنوں میں انصار اللہ بننے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا شفقت بھرا خط پڑھ کر سنایا جس میں اس لوکل اجتماع کی بر جست سے کامیابی کیلئے دعا کی تھی۔ اس کے بعد خاکسار نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔

تقسیم انعامات: اس کے بعد علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل دوم سوم اور خصوصی انعام کے حقدار اراکین انصار اللہ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے انعامات تقسیم کئے۔

اس کے بعد صدر اجلاس نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آنمحترم نے زریں نصائح سے نوازا اور حاضرین کو ہمیشہ ہی نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی۔ اپنے خطاب کے بعد آنمحترم نے دُعا کرائی۔ اختتامی خطاب کے بعد تمام اراکین مجلس انصار اللہ کی خدمت میں مجلس کی طرف سے کھانا پیش کیا گیا۔ (شبیر احمد ناصر صدر اجتماع کمیٹی۔ مجلس انصار اللہ قادیان)

بقایا داران چندہ تحریک جدید متوجہ ہوں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کا سال 31 اکتوبر کو ختم ہو جاتا ہے اس لحاظ سے اب صرف دو ماہ کا قلیل عرصہ رہ گیا ہے لہٰذا گذارش ہے کہ جن احباب کے ذمہ بقایا ہیں وہ جلد ادا کرنے کی سعی فرمائیں سر اپنے مقامی سیکرٹری تحریک جدید سے رابطہ فرمائیں جزاکم اللہ۔ (وکیل اعلیٰ بھارت قادیان)

سٹیٹ منسٹر اترانچل کی خدمت میں لٹریچر کا تحفہ

مورخہ 26.7.05 کو خاکسار اور مکرم مولوی منیر احمد خاں صاحب مبلغ سلسلہ دھرادون اُترانچل، مکرم محمد موسیٰ صاحب صدر گوجر ضلع دھرادون اترانچل پر مشتمل وفد نے جناب شری کانت ورما صاحب اسٹیٹ منسٹر اُترانچل سرکار سے ملاقات کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب پیغام صلح و اسلامی لٹریچر پیش کیا جو موصوف نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ موصوف نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں جماعت احمدیہ کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔

(عبد الرحیم معلم اُترانچل)

دہلی میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ دہلی نے 17.7.05 کو بعد نماز عصر ایک تربیتی جلسہ کیا جس میں تقریباً پینتیس افراد شامل ہوئے نائب صدر صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد خاکسار نے ''قبولیت دُعا'' کے عنوان پر تقریر کی اس کے بعد مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ انچارج کی تقریر ہوئی آخر میں صدارتی خطاب کے بعد دُعا ہوئی۔ (سید عبد الہادی کاشف مبلغ سلسلہ دہلی)

وقف نو بنگلور کی کلاسز

وقف نو بچوں کی تعلیمی و تربیتی کلاسز کا انعقاد مسجد احمدیہ ولسن گارڈن میں ہوا۔ وقف نو بچوں کے علاوہ دوسرے بچے بھی شامل ہوئے۔ محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور وقتاً فوقتاً بچوں کا جائزہ لیتے رہے اور ساتھ ساتھ رہنمائی بھی فرمائی۔ محترم ڈاکٹر احمد عبد الحلیم صاحب کو کلاس میں مدعو کیا گیا تا کہ بچوں کو صحت کے متعلق کچھ ضروری باتیں بتائیں مکرم برکات احمد صاحب سلیم سیکرٹری وقف نو کرناٹک اور سید اقبال احمد پاشا صاحب تقریباً ہر دن کلاس لیتے رہے اس سے بچوں کو کافی فائدہ ہوا۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

جماعت احمدیہ مرکرہ کی تعلیمی و تربیتی مساعی

ماہ اپریل اور مئی میں اطفال و ناصرات کی تعلیمی کلاسز مسجد میں روزانہ صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ۱ بجے تک لگیں۔ درمیان میں کھیل کے لئے وقفہ ظہر کی نماز کے بعد اطفال و ناصرات گھر واپس جاتے ان تعلیمی کلاسز کے اختتام پر مورخہ ۲۱ مئی کو اطفال و ناصرات کا خصوصی تربیتی جلسہ صبح ۱۰ بجے بیت الہدیٰ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں اطفال و ناصرات نے تلاوت نظم اور قصیدہ پڑھا اور تقریر کی محترم انصار احمد صاحب ناظم اطفال نے جلسے کے جملہ انتظامات کئے۔

بک سٹال: ماہ مئی میں دو مرتبہ مورخہ 6.5.05 اور مورخہ 20.5.05 کو مسجد بیت الہدیٰ کے سامنے تبلیغی بک اسٹال لگایا گیا اس اسٹال کے ذریعہ غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کو زبانی تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔

اجتماعات: مورخہ 8 مئی 2005 بروز اتوار دوپہر ۳ بجے انصار اللہ مرکرہ کا لوکل اجتماع منعقد ہوا محترم ایم اے بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ مرکرہ نے صدارت فرمائی عہد اور نظم کے بعد مختلف علمی اور ذہنی مقابلہ جات ہوئے۔ دوران اجتماع چائے اور کیک سے حاضرین کی تواضع کی گئی دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(ایم اے بشیر احمد صدر جماعت مڈیکیری)

قادیان میں تقریب یوم آزادی

15 اگست بروز سوموار میونسپل کمیٹی قادیان کے احاطہ میں یوم آزادی کی تقریب منعقد ہوئی اس موقعہ پر قومی جھنڈا جناب ترپت راجندر سنگھ صاحب باجوہ ایم ایل اے حلقہ قادیان و چیئرمین پالیوشن بورڈ پنجاب گورنمنٹ نے لہرانے کی رسم ادا کی۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ مکرم چوہدری عبد الواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ (سابق نائب صدر بلدیہ قادیان) ممبر میونسپل کمیٹی۔ مکرم الحاج رشید الدین صاحب پاشا صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان، مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نائب افسر جلسہ سالانہ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ خصوصی طور پر موجود تھے۔ اس موقعہ پر شہر کے مختلف سکول کے بچوں نے قومی گیت گائے۔ پولیس نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے اس موقعہ پر اور علاقہ سے آنے والے احباب کو مبارکباد پیش کی اور یوم آزادی کی غرض و غایت بیان کی۔

جناب ترپت راجندر سنگھ صاحب باجوہ نے ہندوستان کی آزادی کے حصول میں ہندو، مسلمانوں سکھوں اور عیسائیوں کی قربانیوں کا ذکر کیا۔ اس تقریب میں تعلیم الاسلام ہائی سکول، جامعہ احمدیہ نیز شہر کے دوسرے سکولوں کالجوں کے بچوں کی بھی کافی حاضری تھی۔ آخر میں جناب نریندر کمار صاحب بھاٹیہ صدر بلدیہ قادیان نے تمام علاقہ سے آنے والے احباب۔ سرپنچ صاحبان افسران، اور سکولز کے بچوں کو آزادی کی مبارکباد پیش کی اور شکریہ ادا کیا۔ (محمد اکرم گجراتی کارکن نظارت امور عامہ قادیان)

جماعت احمدیہ جرمنی کا تیسواں جلسہ سالانہ بخیر و عافیت اختتام پذیر ہو گیا

قادیان (ایم ٹی اے) جماعت احمدیہ جرمنی کا تیسواں جلسہ سالانہ منہائم جرمنی میں 26-27-28 اگست کو منعقد ہوا۔

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ اس جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا خطبہ جمعہ سے قبل حضور انور فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے اور لوائے احمدیت لہرایا بعد ازاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جلسہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مستورات کے جلسہ گاہ سے خطاب فرمایا اس خطاب کا خلاصہ بدر کی اسی اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیں۔ جلسہ کے تیسرے روز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں جہاد کے مضمون پر بصیرت افروز روشنی ڈالی اس خطاب کا خلاصہ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں پیش کیا جائے گا۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ میں علماء کرام کی تقاریر کے علاوہ تہجد اور درس و تدریس کے خصوصی پروگرام بھی تھے جماعت کی طرف سے مہمانوں کے قیام و طعام کا احسن انتظام کیا گیا تھا۔ اس موقعہ پر سینکڑوں رضا کاران مہمانوں کی خدمت پر مامور تھے ایم ٹی اے کے ذریعہ تینوں روز یہ پروگرام لائیو نشر کئے گئے خطابات اور تقاریر کے رواں تراجم مختلف زبانوں میں کئے گئے۔ اس جلسہ میں کل حاضری ۳۰ ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھی جو بھارت سمیت دنیا کے متعدد ممالک سے تشریف لائے۔

دُعائے مغفرت

◉ افسوس مکرم محمد یوسف صاحب وانی ولد عبدالصمد وانی آسنور کچھ علالت کے بعد ۲۳ اپریل کو اس دُنیا فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور کچھ سالوں سے جلسہ سالانہ ختم ہونے کے بعد قادیان میں ہی دو تین ماہ گذارتے تھے میرے گھر میں موصوف ۱۵ سال رہے کیونکہ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی چندہ جات اور دیگر تحریکوں میں ہمیشہ پہلے ہی ادائیگی کرتے تھے موصوف نے اپنی پراپرٹی جو ایک باغ کی صورت میں تھی ایک دن پہلے لوکل انجمن کے نام وقف کردی ہمیشہ کیلئے صدقہ جاریہ کے طور پر ان کو ثواب ملے گا۔

موصوف نے اس سے قبل احمدیہ پبلک سکول آسنور میں ۶۵۱۱۱ روپے بطور عطیہ دیا اللہ تعالیٰ موصوف کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور مغفرت فرمائے۔ ہمیں ان کی جدائی کا کافی دُکھ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (مسعود احمد ڈار، سیکرٹری مال جماعت احمدیہ آسنور)

● مورخہ ۱۴ مئی صبح ۵ بجے مکرم قریشی عادل اللہ صاحب حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور کئی خوبیوں کے مالک تھے مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ تین لڑکیاں اور دو لڑکے چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

● ۔ ہمارے نہایت ہی مخلص بزرگ و ساتھی مکرم الحاج محمد علی صاحب زبیری آف پل کمبوہان سہارنپور ۲ جولائی کی رات وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات سے ایک ہفتہ قبل اچانک چکر آنے سے طبیعت خراب ہو گئی اور قومہ میں چلے گئے دو تین دن بعد قومہ کی حالت میں ہی وفات پا گئے موصوف اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ خلافت ثانیہ کے دور میں ۱۹۴۲ء میں بیعت کی تھی۔ سہارنپور کے دیوبندی علماء اور اپنے پرائیوں کی مخالفت کو ہمیشہ بڑے ہی صبر اور جرأت کے ساتھ برداشت کیا۔ اور مخالفوں کے مقابل چٹان کی طرح ڈٹے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب سے نوازے۔ (خان محمد ذاکر خان بمیالوی صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سہارنپور)

اعلان نکاح

★ مکرم شیخ مظفر صاحب ولد شیخ ستار صاحب کیرنگ اڑیسہ کا نکاح عزیزہ شاہدہ بیگم صاحبہ بنت توفیق محمد صاحب مرحوم بھونیشور اڑیسہ کے ساتھ 45500 روپے حق مہر پر مورخہ 12.6.05 کو کیرنگ کی مسجد میں پڑھا گیا۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 200 روپے۔

(سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھونیشور اڑیسہ)

☆ ۔ میرے چھوٹے بھائی مکرم سید شکیل احمد ابن مکرم سید عبدالجبار مرحوم مونگھیر کا نکاح 12.6.05 کو مکرم شمیم الدین برہ پورہ کی بیٹی مکرمہ صدیقہ شمیم صاحبہ کے ساتھ مکرم ہارون رشید مبلغ سلسلہ بھاگلپور نے پڑھا۔ رخصتانہ کی تقریب اگلے روز عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ دونوں گھروں کیلئے یہ رشتہ بابرکت کرے اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔

(سید بشیر احمد امیر صوبائی جھارکھنڈ)

★ عزیزہ سمیرہ ایم ایم صاحبہ بنت محترم مظفر احمد ایم ٹی آف مرکرہ کرناٹک کا نکاح مکرم ظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کالیکٹ نے ۲۳ جولائی کو مرکرہ میں عزیزم شاہ نواز صاحب ابن مکرم عبدالعزیز صاحب آف کنور کیرلہ کے ہمراہ ۲۵۰۰۰ (پچیس ہزار) روپے حق مہر پر پڑھا۔ رشتے کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (مظفر احمد ایم ٹی جماعت احمدیہ مرکرہ کرناٹک)

افسوس مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجزؔ واقف زندگی درویش وفات پا گئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

افسوس مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز درویش قادیان طویل علالت کے بعد بعمر ۸۵ سال ۲۸ اگست ۲۰۰۵ء کو صبح ۴ بجے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کا تعلق موضع دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور سے تھا۔ آپکے والد حضرت شیخ محمد حسین صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ۱۹۰۷ میں بیعت کی تھی۔ محترم عاجز صاحب مرحوم نے ۱۹۳۵ میں میٹرک کی۔ ۱۹۳۹ میں اسلامیہ کالج لاہور سے بی اے پاس کیا۔ اور چند ماہ بعد اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے تقرری کی اطلاع آنے پر آڈٹ آفس فروز پور آرسنل میں ملازمت شروع کی۔ اور تین سال وہاں رہے۔ ۱۹۴۳ میں آپکا ملٹری اکاؤنٹس کے ہیڈ آفس لاہور میں تبادلہ ہو گیا۔

آپکی شادی مئی ۱۹۴۵ میں مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ جو کہ کافی عرصہ قبل وفات پا چکی ہیں ۱۹۴۴ کی ابتداء میں آپ نے زندگی وقف کی اور سرکاری ملازمت چھوڑ دی اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر جنوری ۱۹۴۷ء میں قادیان آ گئے یہاں آپ کا تقرر نائب ناظر بیت المال کے طور پر ہوا۔ تقسیم ملک کے بعد آپ کو درویشی کی سعادت ملی آپ نے دور درویشی کی ۴۰ سالہ سرگذشت پر مشتمل ایک کتاب ''کچھ باتیں کچھ یادیں اور ریگ رواں'' تحریر کی جس میں نہایت قیمتی معلومات درج ہیں اس کے ساتھ ہی کچھ حصہ نظموں اور اپنے حالات زندگی پر بھی مشتمل ہے۔

تقسیم ملک کے وقت آپ ان افراد میں سے تھے جنہیں خاص ذمہ داریوں کی خاطر حضورؓ نے اپنی ہدایت سے قادیان میں ٹھہرایا چنانچہ بطور درویش اسی وقت سے آپ قادیان میں مقیم ہو کر خدمات سلسلہ بجا لاتے رہے۔ آپ نے ہی بطور ناظر بیت المال جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان میں نظام بیت المال کو از سر نو منظم کیا آپ کی یہ کارکردگی نہایت ممتاز ہے محکمہ کسٹوڈین کے تعلق میں آپ نے طویل عرصہ کامیاب جدوجہد کی اور بفضلہ تعالیٰ پیچیدہ معاملات کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کی توفیق پائی۔ اعلیٰ جماعتی وفود میں آپ کو ہمیشہ شامل رکھا جاتا۔ ایک لمبا عرصہ آپ ناظم جائیداد اور ناظر تعلیم کے منصب پر بھی فائز رہے۔ آپ نے ساری زندگی نہایت خوش اسلوبی سے جماعتی کام سرانجام دیئے۔ انگریزی اور اردو ادب پر بھی خاصہ عبور حاصل تھا آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، ملنسار، غرباء کے ہمدرد۔ اور خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔ آپ کو یہ شعر بہت پسند تھا جو آپ کے توکل علی اللہ کی عکاسی کرتا ہے۔ خدا دارم چہ غم دارم غدا داری چہ غم داری (یعنی میرا خدا ہے لہٰذا مجھے کیا غم ہے۔ تیرا بھی خدا ہے لہٰذا تجھے کیا غم ہے)

آپ نے اپنے پیچھے تین بیٹے مکرم عبدالکریم صالح صاحب آف لندن، مکرم عبدالمتین صاحب آف جرمن مکرم عبدالحفیظ صاحب آف سوئزرلینڈ اور بیٹی مکرمہ نعیمہ نثار صاحبہ آف بنگلور اور مکرمہ نجمہ پروین صاحبہ آف لندن چھوڑے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان اور عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اسی دن بعد نماز عصر آپ کی نماز جنازہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے ادا کی اور قطعہ درویشان بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد اجتماعی دُعا کرائی۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

افسوس! میری والدہ مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فضل الٰہی خان صاحب مرحوم درویش قادیان مورخہ 19.7.05 کو بقضاء الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم محبوب عالم صاحب آف بٹالہ و مکرمہ مہر بی بی صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ کی عمر قریباً 87 سال تھی۔

ابتدائی چند کلاسوں کی تعلیم کے علاوہ والدین سے دینی تعلیم حاصل کی تقسیم ملک سے قبل ہی آپ کی شادی ہو چکی تھی تقسیم ملک کے وقت آپ اپنے والدین کے ساتھ پاکستان چلی گئیں اور تقسیم ملک کے بعد جب حالات سازگار ہوئے تو درویشان کی فیملی کے لحاظ سے آپ سب سے پہلے پاکستان سے اپنے دو بچوں کے ساتھ قادیان آئیں جس پر درویشان نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ آپ نے تا وفات نہایت صبر و شکر ہمت و حوصلہ سے دور درویشی میں گذارہ کیا اور خاوند کا ساتھ نبھایا۔

آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند ملنسار اور پیار و محبت کرنے والی تھیں آپ کی طبیعت منکسر اور خوش مزاج تھی۔ آپ چار بہنوں میں سب سے بڑی تھیں۔ ایک آپکا چھوٹا بھائی تھا جو کہ سب وفات پا چکے ہیں۔

پہلے دو بچوں مکرم عنایت الٰہی صاحب مرحوم اور مکرمہ جمیلہ پروین صاحبہ کے علاوہ تقسیم ملک کے بعد مکرم انعام الٰہی صاحب، مکرمہ شکیلہ پروین صاحبہ، مکرم عطاء الٰہی خان صاحب، مکرمہ ناصرہ پروین صاحبہ اور خاکسار بشیر الٰہی علی الترتیب پیدا ہوئے۔ جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

اسی روز بعد نماز عصر جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد دُعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے جنت الفردوس میں مقام قرب سے نوازے اور سب پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(بشیر الٰہی قادیان)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15699 میں طاہرہ نسرین زوجہ مولوی برہان احمد ظفر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12.3.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 40,000 روپے میں سے نصف خاکسار نے خرچ کرلیا ہے۔ باقی مبلغ بیس ہزار روپے میرے پاس ہیں۔ زیور طلائی کڑے دو عدد ۲۲ کیرٹ 15.320 اندازاً قیمت 9270 روپے ایک سیٹ ہار کانٹے 23 کیرٹ 22.310 قیمت 13498 ایک جوڑی بالیاں 23 کیرٹ 3.100 قیمت 1875 ایک ہار (چین) 4.430 قیمت 2680 روپے۔ ایک لاکٹ مع پتھر 2.000 قیمت -/1210 کالی پوت ۲۲ کیرٹ 3.500 قیمت 2065۔ زیور نقرئی پائل انگوٹھی وسیٹ چاندی کا 78.170 قیمت 820 روپے۔ کل قیمت 32418

میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ — الامۃ طاہرہ نسرین — گواہ شد برہان احمد ظفر

وصیت نمبر 15700 میں پی سکندر پاشا ولد فقیر قوم پٹھان پیشہ معلم عمر 33 سال تاریخ بیعت 22.7.94، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.3.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.4.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ضیاء الدین — العبد پی سکندر پاشا — گواہ شد سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 15701 میں اے عبد المومن ولد اڑہپہ مدھلیار قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 53 سال تاریخ بیعت 9.9.90 ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12.9.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ جائیداد غیر منقولہ کل ۳ سینٹ ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً اڑھائی لاکھ روپے ہے۔ ایک گھر لیز پر لیا گیا ہے جس کیلئے پچاس ہزار روپے دئے ہیں۔ ایک چائے کی دُکان ہے جس کی قیمت اندازاً ایک لاکھ پینتیس ہزار روپے ہے۔ ایک گھر کرایہ پر دیا گیا ہے جس میں سے چھ صد روپے ملتے ہیں۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 6474 روپے ہے۔ ماہانہ -/874 بطور پنشن ملتے ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم صباح الاسلام — العبد اے عبد المومن — گواہ شد او ایم مزمل احمد

وصیت نمبر 15702 میں اے عبد المنان ولد اے این اے حافظ قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 70 سال پیدائشی احمدی ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خالی زمین ایک ایکڑ 33 سینٹ جس کی موجودہ قیمت گیارہ ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایس ایم ایس ناصر احمد — العبد اے عبد المنان — گواہ شد اے عبد المومن

وصیت نمبر 15703 میں ایم صباح الاسلام ولد ایس پی مفتاح الاسلام قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1983، ساکن ترونیلویلی جنکشن ڈاکخانہ ترونیلویلی جنکشن ضلع ترونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد او ایم مزمل احمد — العبد ایم صباح الاسلام — گواہ شد اے محمد یوسف

وصیت نمبر 15704 میں ایس پی مفتاح الاسلام ولد پلنیا پلائی (ہندو) قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 70 سال تاریخ بیعت 10.9.82، ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع تھرونیلویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12.9/04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ذاتی مکان مع کمپونٹ کل اندازاً 8.8 سینٹ جس میں تین پرانے گھر اور چار پرانے دکان ہیں۔ جس کی موجود قیمت 25,00,000 روپے ہیں۔ ایک خالی زمین تقریباً بارہ سینٹ جس کی قیمت 4,44,000 روپے ہیں۔ ایک زراعتی زمین ایک ایکڑ 26 سینٹ جس کی قیمت 1,26,000 روپے ہیں۔ اس طرح کل غیر منقولہ جائیداد کی کل قیمت 30,70,000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم صباح الاسلام — العبد ایس پی مفتاح الاسلام — گواہ شد او ایم مزمل احمد

وصیت نمبر 15705 میں سعدیہ بشریٰ زوجہ انس احمد خان قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی حال نزیل قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ا۔ حق مہر بذمہ خاوند -/40.313 ۔ زیورات طلائی 21 تولے 22 کیرٹ ۔ کل قیمت -/126000 میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد انس احمد خان — الامۃ سعدیہ بشریٰ — گواہ شد رفیع احمد گجراتی

وصیت نمبر 15706 میں اے پی وائی عبد القادر ولد اے پی محمد یوسف قوم احمدی پیشہ پنشنر عمر 59 سال تاریخ بیعت 1974 ساکن میلا پالم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونل ویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی میری اس وقت کوئی منقولہ جائیداد نہیں۔ غیر منقولہ جائیداد بصورت ذاتی مکان جو 2216 اسکوئر فٹ پر مشتمل ہے خسرہ نمبر 4/540 ہے جس کی اندازاً قیمت چھ لاکھ روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ -7200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق — العبد اے پی وائی عبد القادر — گواہ شد مزمل احمد

وصیت نمبر 15707 میں مبارکہ بیگم زوجہ پی سکندر پاشا معلم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.3.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کے پاس اس وقت ایک ہار اور ایک جوڑی کانٹے جس کی موجودہ قیمت دس ہزار روپے ہے موجود ہے۔ وزن ہار 14 گرام، کانٹے 4 گرام کل 18 گرام۔ میرے خاوند نے حق مہر کے بدلے میں یہ زیور خرید کردیئے ہیں حق مہر مبلغ 3000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.4.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ضیاء الدین — الامۃ مبارکہ بیگم — گواہ شد سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر 15708 میں سی وی احمد ساجد ولد سی وی محمد قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ جی اے کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائیداد ایک عدد موٹر سائیکل ہیرو ہونڈا ماڈل نمبر 1991 جس کی موجودہ قیمت اندازاً 9,000 روپے ہے۔ ڈیجیٹل مووی کیمرا سونی HC-40 جس کی موجودہ قیمت اندازاً 24000 روپے ہے۔ کمپیوٹر 500AMD مع پرنٹر جس کی موجودہ قیمت 10 ہزار روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی وی محمد — العبد سی وی احمد ساجد — گواہ شد کے اے نذیر احمد عطار

وصیت نمبر 15709 میں سی ایچ منصورہ زوجہ سی وی احمد ساجد قوم احمدی پیشہ، خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ جی اے کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4.2.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد ایک عدد کار 2000 ماڈل قیمت اندازاً 1,70,000 روپے۔ طلائی زیورات ہار دو عدد 34 گرام قیمت 19312 روپے، کنگن دو عدد 17.5 گرام قیمت 9940 روپے۔ انگوٹھی تین عدد 8 گرام قیمت 4544 روپے، بالیاں ایک جوڑی 6 گرام قیمت 3408 روپے۔ حق مہر 25000 روپے خاوند سے وصول ہو چکا ہے۔ میرے خاوند کی ماہانہ آمد از تجارت 4000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد سی وی احمد ساجد — الامۃ سی ایچ منصورہ — گواہ شد نصیرہ جبار

وصیت نمبر 15710 میں ایم عبد الغنی ولد ایم ابوبکر قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 54 سال پیدائشی احمدی، ساکن منوتیم ڈاکخانہ ارا کینار ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.3.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد ایک رہائشی مکان سوا چھ سینٹ زمین پر جس کی موجودہ مارکیٹ ریٹ اندازاً سات لاکھ روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد نی احمد سعد — العبد ایم عبد الغنی — گواہ شد وسیم احمد صدیق

بقیہ صفحہ: 1

ہیں۔مگر خدا کی باریک تدابیر سے وہ ناواقف ہیں۔وہ نہیں جانتے کہ وہ مہلت دیتا ہے کہ بھلا ابھی ان میں کچھ صلاحیت اور تقویٰ اور خوف بھی پیدا ہوا ہے یا نہیں۔

اس طاعون کا پچھلا تجربہ بتاتا ہے کہ ایک ایک دورہ ستر ستر سال کا ہوا کرتا ہے۔اس سے تو جنگل کے جانور نے بھی پناہ مانگی ہے۔جب انسانوں کو ختم کرچکتی ہے تو جنگل کے حیوانوں اور درندوں کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ایسے وقتوں میں خدا تعالیٰ بچالیتا ہے ان لوگوں کو جو ان مصائب اور عذابوں کے نازل ہونے سے پہلے اپنے آپ کی اصلاح کرتے اور دوسروں سے عبرت پکڑتے ہیں۔خدا تعالیٰ ان کی حفاظت خود کرتا ہے۔عذابوں اور شدائد کے وقتوں میں جو آرام اور عیش کے وقت میں اس سے ڈرتے اور پناہ مانگتے ہیں۔مگر جب عذاب کسی پر نازل ہو جاوے تب توبہ بھی قبول نہیں ہوتی۔

پس اب موقعہ ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے اپنے آپ کو درست کرلو اور اس کے فرائض کی بجا آوری میں کمی نہ کرو۔خلق اللہ سے کبھی بھی خیانت ظلم بدخلقی، ترش روئی ایذادہی سے پیش نہ آؤ۔کسی کی حق تلفی نہ کرو کیونکہ ان چیزوں کے بدلے بھی خدا تعالیٰ مواخذہ کرے گا۔جس طرح خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی اس کی عظمت توحید اور جلال کے خلاف کرنے اور اس سے شرک کرنا گناہ ہیں اسی طرح اس کی خلق سے ظلم کرنا۔ان کی حق تلفیاں نہ کرو۔زبان یا ہاتھ سے دُکھ یا کسی قسم کی گالی گلوچ دینا بھی گناہ ہیں۔پس تم دونوں طرح کے گناہوں سے پاک بنو اور نیکی کو بدی سے خلط ملط نہ کرو"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 176-177 جدید ایڈیشن)

بقیہ صفحہ (1)

کے اثر اپنے اوپر دیکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ان جلسوں سے مقصد اپنی قائم کردہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا تھا۔ہر احمدی کو آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے والا بنانا تھا۔ہر احمدی کو خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانا تھا۔پس اس مقصد کے لئے آپ نے ان جلسوں کا آغاز فرمایا۔اور آپ نے اس بات پر بڑی گہری نظر رکھی کہ احباب جماعت جب جلسہ پر آئیں تو اس مقصد کو لیکر آئیں کہ انہوں نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مقصد کو پورا نہ ہوتے دیکھ کر ایک بار جلسہ کو ملتوی فرما دیا تھا۔فرمایا آپؑ نے اپنی جماعت میں پاک تبدیلی پیدا ہونے کے لئے بڑی شدت سے دعائیں کیں۔پھر آج دنیا میں جہاں جہاں جماعت جلسے منعقد کرتی ہے ہم ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔آج ہر جلسہ جو جماعت احمدیہ کسی بھی ملک میں منعقد کرتی ہے اس کی کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی خواہش، فکر اور درد بھری دعاؤں کا ثمرہ ہے۔جو آج ہم ہر جگہ دیکھ رہے ہیں اور ان کے پھل کھا رہے ہیں۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے متعدد دفعہ آپ کو آپکی دعاؤں کی قبولیت کے بارہ میں خوشخبریاں دیں۔فرمایا پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلسل دعائیں ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کی قبولیت کے وعدے کئے ہیں جن کا فیض ہم آج پا رہے ہیں۔ورنہ اگر انسان دنیوی نظر سے دیکھے تو بعض ایسے کام ہیں جو ان جلسوں کے دنوں میں ناممکن نظر آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ایسی آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔اور ایسی خوش اسلوبی سے انکی تکمیل کروا دیتا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔

فرمایا جلسہ کے بعض کارکنان چوبیس چوبیس گھنٹے ڈیوٹی دیتے ہیں بے نفس ہو کر کسی معاوضہ کے بغیر، یہ سب کام سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔یہ روح ان میں کیسے پیدا ہوئی فرمایا یقیناً اس میں یہ جذبہ ہے کہ ہم نے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور ان دعاؤں کا وارث بننا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کیلئے کی ہیں۔گذشتہ ۱۰۰ سال سے زائد عرصہ سے ہی ایسے کام کرنے والوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا اثر ہم دیکھتے آرہے ہیں۔پس یہ کام کرنے کی روح اور قربانی کے مادے سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل ہی ہیں۔فرمایا جلسہ سننے والوں پر بھی ہم اللہ کے فضلوں کی بارش برستا دیکھتے ہیں یہ فضل کام کرنے والوں پر بھی ہیں اور شامل ہونے والوں پر بھی ہیں چاہے وہ براہ راست شامل ہونے والے ہوں یا ایم ٹی اے کے ذریعہ شامل ہونے والے ہوں۔

فرمایا یہ صرف تین دنوں کیلئے نہیں ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے مطابق ان فضلوں کو سمیٹ کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے اور ہر احمدی جوان بوڑھے بچے مرد عورت کا فرض ہے تاکہ وہ دعائیں نسلاً بعد نسل ہمارے حصے میں آتی جائیں اور وہ اس صورت میں ہوگا جب آپ ان برکات کے حصول کو دائمی بنائیں گے خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا دیکھیں ہر عمل مشروط ہے اگر آپ نے جلسے کے دنوں میں جو تبدیلیاں پیدا کی ہیں یا کوشش کی ہے وہاں سے آتے ہی ان کو بھول گئے ہیں اور یاد نہیں کہ احمدی کی کیا ذمہ داریاں ہیں بعد میں اس طرف توجہ نہیں رہی کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں کیا مستقل تبدیلیاں لانی ہیں تو ان تین دنوں کے جلسہ میں شمولیت کوئی فائدہ نہ دے گی۔اگر جلسہ کے ماحول سے دوری آپ کو تقویٰ سے دور لے گئی ہے تو وہ تین دن بے فائدہ ہیں فرمایا جلسہ میں سنی ہوئی باتوں کو اپنے دلوں میں بٹھانا ہے اور اس کا اثر اگلے جلسے تک قائم رکھنے کی کوشش کرنی ہے۔پھر اگلے سال نئی روح، نئے جوش و جذبے کے ساتھ پھر آئندہ کیلئے پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں ورنہ جلسہ کے فیض سے حصہ پانے والے نہیں ہوں گے فرمایا پس تقویٰ کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے مستقل وارث بنتے چلے جائیں گے۔

فرمایا ہمیشہ دین پر اور تقویٰ پر قائم رہنے کیلئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے کسی کو کبھی یہ بڑائی کا احساس نہیں ہونا چاہئے کہ میرے اندر یہ نیکی ہے بلکہ نیکی کو مزید عاجزی کی طرف لے جانا چاہئے۔اور یاد رکھیں کہ اللہ کے فضل کے بغیر نہ کوئی چیز حاصل ہوسکتی ہے نہ زندگی کا مستقل حصہ بن سکتی ہے آپ کو اللہ نے احمدیت کے نور سے منور کیا ہے۔یہ اعزاز آپ کو اس وقت تک ہے جب آپ نیک نمونے پیدا کرتے جائیں گے۔دین کی اہمیت اپنے اندر اور اپنی نسلوں میں قائم کرنے والے ہوں گے۔بیعت کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات کے مطابق عمل کرنے والے ہوں گے۔فرمایا صرف اس بات پر خوش نہیں ہونا چاہئے کہ ہم صحابی کی اولاد ہیں جب تک خود اپنے اندر پاک تبدیلی نہیں پیدا کریں گے باپ دادا کا صحابی ہونا کچھ فائدہ نہ دے گا۔اسلئے جو جلسے کے تین دن کا روحانی ماحول میسر آیا ہے گھروں میں بیٹھ کر اس کے تذکرے کریں تو پھر ہی آپ کو فائدہ ہوگا فرمایا ہر وقت خوف ہونا چاہئے کہ شیطان کہیں ہمارے دلوں پر قبضہ نہ کرلے کیونکہ وہ اسی طاق میں بیٹھا ہے نیکی کے راستے کی طرف توجہ ہونے کے بعد برائی کے راستے کی طرف نہ ہم چل پڑیں اللہ کے دین پر مضبوطی سے قائم ہونے کی بجائے اس سے دور جانے والی حرکات نہ ہم سے سرزد ہوتی ہوں۔

ایک حدیث پیش کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب آنحضرت ﷺ بڑی باقاعدگی سے دعا کرتے تھے تو ہم پر کس قدر فرض ہے کہ یہ دعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو سیدھا رکھے۔

فرمایا دین کا علم اور دین پر قائم رہنا اور دین پر عمل کرنا اور اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنا اللہ کے فضل سے ہوگا اور اللہ کے فضل کو جذب کرنے کیلئے اپنے دلوں کو ٹیڑھا ہونے سے بچانا نہایت ضروری ہے اسلئے ہر احمدی کو خاص طور پر یہ دعا کرتے رہنا چاہئے فرمایا محبت وغضب میں شدت کی وجہ سے بعض برائیاں عموماً پیدا ہوتی ہیں اور ہر احمدی کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ جب بھی ایسے معاملات ہوں تو ہمیشہ ٹھنڈے دل سے ان فیصلوں کو تسلیم کرنا چاہئے اگر کوئی اپیل کا حق ہے تو ٹھیک، نہیں تو جو فیصلہ ہوا اس کو ماننا چاہئے۔

فرمایا کوئی رشتہ، کوئی تعلق، نظام جماعت اور نظام خلافت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی محبت پر غالب نہیں آنا چاہئے نہیں تو یہ عہد کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے یہ دعوے کھوکھلے ہیں۔

اگر اس دعوے کو سچا ثابت کرنا ہے تو ہر تعلق کو خالصۃً (للہ) بنانا ہے اپنی عبادتوں کے بھی حق ادا کرنے ہیں ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں اور نظام کا بھی احترام کرنا ہے پھر ان دعاؤں کے وارث بنیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں کیلئے کی ہیں ان توقعات پر پورا اتریں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے رکھی ہیں اگر ہم سچے اور پکے احمدی ہیں تو ان توقعات پر پورا اترنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ان راستوں پر چلنا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے لئے متعین کی ہیں اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بصیرت افروز اقتباس پیش کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان توقعات پر پورا اترنے والے ہوں اور ہم عرش سے تعلق جوڑنے والے ہوں نہ کہ دنیا داری میں پڑ کر دنیا کے بندے بنیں اور ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ کس حد تک ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ہمیشہ اللہ کا فضل مانگتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو زمانے کے امام کی جماعت سے چمٹائے رکھیں کہ اسی میں ہماری بقا اور بھلائی ہے اسی سے ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی اور اللہ کی رضا حاصل ہونی ہے۔

بقیہ صفحہ (8)

سکتے۔قرآن نے جھوٹ کو ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے اور جھوٹ کو بت پرستی کے مقابل پر رکھا ہے حقیقت میں جھوٹ ایک بت ہے ا... بت نہیں تو حق کو چھوڑ کر اس کی طرف کیوں جاتا ہے پس اولاد کی تربیت کیلئے ضروری ہے کہ ہر ماں اپنے سچ کے معیار کو بلند سے بلند تر کرے آپ کی سچائی کی دھاک اس قدر بیٹھے کہ ہر ایک بغیر سوچے سمجھے آپ پر یقین کرے جب یہ معیار آپ حاصل کرلیں گی تو جماعت احمدیہ کی اگلی نسلوں کے معیار بلند ہو جائیں گے۔تب آپ کی ترقی کو کوئی نہیں روک سکے گا۔آپ پھیلتے چلے جائیں آگے اور بڑھتے چلے جائیں گے خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے خیانت سے بھی بچنے کی تلقین فرمائی فرمایا ہر احمدی کو اپنی امانت کے معیار کو بلند کرنا چاہئے اللہ کا محبوب اور دوست بننے کیلئے ضروری ہے کہ خود کو ہر قسم کی خیانت سے پاک کریں اللہ تعالیٰ سب کو تقویٰ کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مضامین رپورٹیں و نظم وغیرہ ایڈیٹر بدر کے نام ارسال کریں

اور مالی معاملات سے متعلق خط وکتابت مینجر بدر کے نام کریں

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 Tuesday 6 Sep 2005 Issue No 36

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

مانٹریال اور کارنوال کا وزٹ، مجلس عاملہ کینیڈا اور کینیڈا کی ذیلی تنظیموں انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے ساتھ میٹنگز میں کارکردگی کا تفصیلی جائزہ، موقع پر اہم اور ضروری ہدایات۔

فیملی ملاقاتیں، واقفین نو اور واقفات نو کے علاوہ دوسری بچیوں کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔

مبلغین سلسلہ کینیڈا کے ساتھ میٹنگ میں تبلیغ و تربیت کے کاموں کے سلسلہ میں اہم تاکیدی نصائح۔

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

4/جولائی 2005ء بروز اتوار:

مانٹریال میں مصروفیات

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس مانٹریال بیت النصرت میں پڑھائی۔

صبح پونے دس بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مشن ہاؤس کے انتہائی قریب بہنے والے دریا ST.Laurant کے کنارے سیر کی۔ قریباً بیس منٹ کی سیر کے بعد حضور انور واپس تشریف لائے۔ حضور انور نے مشن ہاؤس کی عمارت اور اس کے بیرونی احاطہ اور قطعہ زمین کے بارہ میں صدر صاحب جماعت مانٹریال اور جماعتی عہدیداران سے مختلف امور دریافت فرمائے اور یہاں مسجد کی تعمیر کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ضروریات کے مدنظر اب اس سے بڑا رقبہ لے کر مسجد اور مشن ہاؤس تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔

مانٹریال میں جماعت کا قیام پچاس کی دھائی میں عمل میں آیا۔ اس لحاظ سے مانٹریال کی جماعت کینیڈا میں سب سے پرانی جماعت ہے۔ جماعت نے موجودہ مشن ہاؤس کی عمارت ۱۹۹۵ء میں خریدی تھی۔ یہ عمارت تین منزلہ ہے رہائشی حصہ کے علاوہ اس میں دفاتر اور نماز پڑھنے کے لئے دو بڑے ہال ہیں جہاں مرد اور عورتیں الگ الگ قریباً آٹھ صد کی تعداد میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یہ عمارت ایک بہت بڑے دریا ST.Laurant کے کنارے پر واقع ہے اور اپنے محل وقوع کے لحاظ سے بہت ہی خوبصورت اور پُر فضا مقام پر واقع ہے۔

آج پروگرام کے مطابق راستہ میں ایک دو مقامات پر رُک کر Camwall اور پھر وہاں سے ٹورانٹو کے لئے روانگی تھی۔ سوا دس بجے حضور انور مشن ہاؤس مانٹریال سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد مشن ہاؤس میں موجود تھی۔ احباب اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ سبھی نے اپنے ہاتھ بلند کر کے اور والہانہ نعرے لگاتے ہوئے حضور انور کو رخصت کیا۔

مانٹریال میں 1976ء میں اولمپک گیمز ہوئی تھی جس کے لئے یہاں ایک وسیع و عریض جدید طرز کا سٹیڈیم بنایا گیا تھا۔ اور ساتھ اولمپک ویلج بھی تعمیر کیا گیا تھا۔ سٹیڈیم اپنی طرز تعمیر کے لحاظ سے منفرد اہمیت کا حامل ہے۔ اس سٹیڈیم کے ایک طرف ایک بہت اونچا Tower تعمیر کیا گیا ہے۔ اس ٹاور کی تعمیر بھی اس طرز کی ہے کہ یہ ایک طرف جھکا ہے اور جس طرف جھکا ہے اُس طرف اس کے اوپر کے حصہ سے لوہے کی مضبوط رسیاں باندھ کر وسیع عریض سٹیڈیم کی چھت کو اٹھایا گیا ہے۔ رسیوں کا دوسرا کنارہ سٹیڈیم کی چھت سے باندھا گیا ہے۔ مانٹریال کے Panoramic View کے لئے اگر اس مانٹریال ٹاور کی Observatory سے نظارہ کیا جائے اور موسم بالکل صاف ہو تو ہر سمت میں ۸۰ کلومیٹر تک دیکھا جا سکتا ہے۔

کیبل کار کے ذریعہ جس میں ایک وقت میں ۷۶ آدمی بیٹھ سکتے ہیں اس ٹاور کے اوپر پہنچا جا سکتا ہے۔ کیبل کار کے اردگرد شیشے لگے ہوئے ہیں۔ اوپر تک جاتے ہوئے سارا نظارہ نظر آتا ہے۔ حضور انور بھی کچھ دیر کے لئے اوپر تشریف لے گئے۔ ایک گائیڈ نے حضور انور کو سٹیڈیم کے مختلف حصے دکھائے اور اس کی تعمیر کے تعلق میں معلومات پہنچائیں۔

جماعت مانٹریال نے ایک پارک میں چائے اور Snak وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ Olympic Stadium دیکھنے کے بعد حضور انور اس پارک میں تشریف لے آئے اور کچھ دیر یہاں قیام فرمایا۔ یہاں منتظمین اور خدمت کرنے والے خدام نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

دوپہر ایک بج کر بیس منٹ پر یہاں سے Comwall کے لئے روانگی ہوئی۔

کارنوال میں مصروفیات

قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کارنوال پہنچے یہاں جماعت نے حضور انور کے محدود قیام اور فیملی ملاقاتوں کا انتظام ایک ہوٹل میں کیا تھا۔ Comwall میں داخل ہونے سے قریباً دس کلومیٹر قبل پولیس کی گاڑیاں حضور انور کی آمد کا انتظار کر رہی تھیں۔ جونہی حضور انور کا قافلہ ان کے نزدیک پہنچا تو پولیس کی ایک کار نے قافلے کو Escort کرنا شروع کیا جب کہ دوسری کار قافلے کی کاروں کے پیچھے چلتی رہی۔ پولیس کے اس Escort میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل پہنچے اور کچھ دیر کے بعد یہاں سے احمدیہ مشن ہاؤس کارنوال کے لئے روانہ ہوئے جہاں احباب جماعت کارنوال نے حضور انور کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقعہ پر بھی بچیوں نے استقبالیہ گیت گائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں ظہر وعصر نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے اس مسجد کا نقشہ اور ڈیزائین ملاحظہ فرمایا۔ جو اس جگہ تعمیر ہونی ہے۔ اور اس موجودہ عمارت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

کارنوال (Camwall) کا شہر کینیڈا کے انتہائی جنوب میں امریکہ کے بارڈر پر واقع ہے۔ یہاں سے امریکہ کا بارڈر نصف کلومیٹر دور ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو مین روڈ کے اوپر ایک عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ کل رقبہ ایک ایکڑ ہے۔ پانچ ہزار مربع فٹ بلڈنگ بنی ہوئی ہے جس میں دو بڑے ہال ہیں اور دفاتر وغیرہ ہیں۔ اس کی عمارت کی خرید کا سارا خرچ، تین لاکھ ڈالر، ایک مخلص احمدی ڈاکٹر مکرم صادق بدھن صاحب نے ادا کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اب یہاں پر ایک مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور واپس ہوٹل تشریف لے آئے جہاں ساڑھے چار بجے ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سوا چھ بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران جماعت کارنوال کے علاوہ جماعت مانٹریال اور امریکہ سے آنے والی بعض فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح مجموعی طور پر ۲۴ خاندانوں کے ۱۴۱ افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ملاقاتوں کے بعد سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ کارنوال سے ٹورانٹو کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔

کارنوال سے ٹورانٹو کا فاصلہ ۴۵۵ کلومیٹر ہے۔ قریباً ساڑھے چار گھنٹے کے سفر کے بعد رات ساڑھے دس بجے ٹورانٹو احمدیہ پیس ویلج آمد ہوئی۔ جہاں پیس ویلج کے مکین مرد، عورتیں اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور کی کار پیس ویلج میں احمدیہ ایونیو سے داخل ہوئی۔ احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو السلام علیکم کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کے سلام کا جواب دیا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر مغرب وعشا کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

5/جولائی ۲۰۰۵ء بروز منگل:

صبح چار بج کر ۴۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر 'مسجد بیت الاسلام' میں تشریف لا کر پڑھائی۔

نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کی میٹنگ

صبح ساڑھے نو بجے نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران سے باری باری ان کے کام، پروگراموں اور آئندہ کے لائحہ عمل کے بارہ میں دریافت فرمایا اور خصوصی طور پر گزشتہ سال کی میٹنگ میں دی جانے والی ہدایات پر عمل درآمد کی رپورٹ بھی طلب فرمائی۔

شعبہ تربیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ MTA کا جائزہ لیں کہ کتنے لوگ سنتے ہیں اور کتنے نہیں۔ فرمایا بعض اپارٹمنٹس میں MTA نہیں ہے۔ بعض جگہ ڈش لگانے کی بھی مجبوری ہے۔ ان کا بھی جائزہ لیں کہ وہ کس طرح سنتے ہیں یا کیسٹ وغیرہ دیکھتے ہیں۔ فرمایا کوئی خاص تربیتی موضوع ہو تو اس کو پرنٹ کروا کر گھروں میں بھجوایا جا سکتا ہے۔ جو کاروں پر سفر کرنے والے ہیں ان کو آڈیو کیسٹس مہیا کی جا سکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جو لوگ مسجد میں آنے والے ہیں ان کی دو کیٹگریز ہیں۔ ایک وہ ہیں جو تعاون کرنے والے ہیں اور دوسرے وہ جو آتے تو ہیں لیکن ان کی طرف سے تعاون نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ تیسرے وہ لوگ ہیں جو مسجد آتے نہیں یا بہت کم آتے ہیں اور ان کا نظام سے رابطہ بھی نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کی تربیت کے لئے زیادہ پروگرام ہونے

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں